

بحر العروس

۱۳۸۸

بمبارک علی تاج حرکت اندرون باری و از لاهور

مطبعہ نائی گنجی قادیانہ



مطہبہ دکن شیخ مبارک علی باجرکتب اندرون باری مروارہ

ترجمہ ابو الفضل و فتراول از موکان

وجاہت حسینی صاحبہ لیبہ دانی رائی پوری

قصائدانی ردیف الف و مشمولہ امتحان شفا

تاریخ ہماکشا ناوری مشمولہ امتحان منشیانہ

سہ شریلو می نلوری کی شریستہ

ہے ضرور ملاحظہ فرمادیں

مختار الزمانی مشمولہ امتحان

منشی فاضل زایم اے حضرت نظامی

کی مشہور ثنوی ہے۔ کاغذ سفید

گلہ شہ محسن کوروی

اردو ترجمہ مقامات یہ

امتحان منشی فاضل از شاواں بلگرامی

غزلیات سری مشمولہ امتحان منشیانہ

نظیری نیشاپوری کا کلام

فریاد اُمت از کاکہ اقبال ۳۱

نالہ یتیم ۲

عروض تکلفی ۴

رباعیات ابوسعید ابوالخیر

مشمولہ امتحان منشی فاضل ایم اے۔ عمر

انتخاب مخزن حصہ اول رسالہ مخزن

کی پہلی نو جلدوں کا انتخاب عمر

انتخاب مخزن حصہ دوم رسالہ مخزن

کی دوسری نو جلدوں کا انتخاب عمر

انتخاب مخزن حصہ سوم مجموعہ مضامین شیخ عبدالقادر

خمسین مشمولہ امتحان منشی فاضل ایک حصہ

بی اے فارسی کورس ۱۲

ابو الفضل و فتراول سوم مشمولہ امتحان منشی فاضل عمر

بحر العروض

پنڈت کنھیالال صاحب دہلوی

داخل امتحان ہائی پروفشنسی ان اردو پنجاب یونیورسٹی برائے سالہ ۱۹۲۶ء

تصحیح و تحشی انتفاویٰ اضافہ و ترمیم

جناب مولانا سید اولاد حسین صاحب شادان بلگرامی

سینیئر پروفیسر آف یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور

مصنف شروح و فرہنگہائے و تراجم کتب عدیدہ

داخل نصاب امتحانات علوم مشرقی پنجاب لکھنؤ

بفراش

شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری ازہ لاہور

۱۹۲۶ء

قیمت فی جلد ۱۰ روپے
پچھ آئے (۵)

در مطبع کریمی واقع لاہور طبع شد

بار اول تصحیح و تحشی
جلد ۱۰۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب شیخ مبارک علی صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ تم اس کتاب بحر العروض کو درست
 کر دو۔ میں نے اس کتاب کو دیکھا تو غلطی سے مملو پایا۔ ارادہ ہوا کہ اسے کسی قابل بنا
 دوں تاکہ طلباء امیدوار امتحان ہائی پروفشنسی ان اردو غلط مسائل عروض سے
 محفوظ رہیں۔ جب میں غور کیا تو ایسی ترمیم سے یہ کتاب بحر العروض نہ رہے گی اور ایک
 نئی تصنیف ہو جائیگی۔ کیونکہ یہ ارادہ تھا کہ صرف ان بحر اور زحاف کا بیان کیا جائے
 جو اردو میں کثرت کے ساتھ مستعمل ہیں اور تاواقف قواعد عروض کو جو فطری موزون
 طبع ہو موزون معلوم ہوتی ہوں۔ نیز قافیہ کے اضافہ کا بھی ارادہ تھا تاکہ اس کتاب
 کا قائدہ تام ہو جائے۔ مگر ایسا کرنے سے طلبہ کی مصیبت بڑھی جاتی تھی۔ اس لئے اس
 کتاب کے مصنف نے جس قدر لکھا تھا صرف اسی کی تصحیح مناسب معلوم ہوئی۔ اور
 اتنے ہی پر اکتفا کی۔ انتقاد و حواشی سے بھی محشی کر دیا ہے اور یہ امر خود تصحیح میں ملتا ہے
 قافیہ کا بیان یا نکل نا کافی ہے۔ اسے بھی یوں ہی رہتے دیا تاکہ طلباء زوائد کے
 یاد کرنے کی مصیبت سے بچیں۔ یہ بھی ارادہ ایک مدت سے ہے کہ قواعد عروض مصنفہ
 جناب سید علام حسنین صاحب قدر بلگرامی میں علم قافیہ کا اضافہ کر کے اس کتاب
 کو مکمل کر دوں۔ اس لئے بھی اس کتاب میں علم قافیہ کا اضافہ نہ کیا۔ میری تصحیح کے بعد
 امید ہے کہ طلباء اس کتاب سے غلط علم حاصل کرنے سے محفوظ رہیں گے۔ برہنہ ۱۹۲۵ء

سید اولاد حسین شادان بلگرامی سینیئر پروفیسر آف یونیورسٹی

اورینٹل کالج لاہور و لکھنؤ
 و انڈیا آف دی پنجاب یونیورسٹی



U13493

۶۸۶

بحر العروض

شناوری بجز ناپید انکار حمد محمود میں قافیہ آشنائے قطب کا تنگ ہے + اور غوی
 دریائے بیکراں نعت رسالت پناہ میں معرفت بقصور صاحب عقل و فرہنگ ہے + لہذا
 مطلب ضروری العرض کو حوالہ قلم کرتا ہے کہ اس بیچ میسر زدہ مثال پنڈت کہنیا لال دہوی
 حال ملازم ریاست گڑھ ایٹھی اور مولف کتاب محاربہ عظیم اور کتاب سیر کشمیر سے بابو
 صاحب قدردان علم و ہنر صاحب عقل و ہوش سخن پروردگر شناس جناب بابو اندرسنگہ بہا
 وارث گدی راج ریاست گڑھ ایٹھی نے فرمایا کہ فی زمانہ شعر گوئی کا بازار بہت گرم ہے
 کوئی شہر و دیار بل کہ کوچہ و بازار ایسا نہیں جس میں شعر گو نہ ہو اگرچہ بعض اشخاص قافیہ
 اور ردیف کی تعریف سے بھی واقف نہیں مگر پھر بھی شعر گوئی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لہذا کوئی
 رسالہ مختصر تالیف کرنا چاہئے کہ جس سے اُن صاحبوں کو فی الجملہ مدد اور اعانت پہنچے یعنی
 اگر اور غوا مض شعری سے واقف نہ ہوں تو وزن اور تقطیع تو اُن کو معلوم ہو جائے۔ اس
 فرمائش سے راقم الحروف نے نظر اپنی بے بصاعتی کے تن دہوی کی تھی مگر خلاف
 درزی صاحب موصوف بھی مناسب معلوم نہ ہوئی۔ لہذا چند اوراق تحریر کئے یہ صحیح ہے
 کہ اگر دریا کوڑے میں بند کریں تو کشائش حال امواج ناممکن ہے مگر علم شے باز جل
 شے پر نظر کر کے یہ رسالہ نذر اصحاب کرتا ہوں امید صاحبان سخن پرور اور بخور ان
 صاحب ہنر سے یہ ہے کہ اگر خطا ملاحظہ کریں اصلاح سے دریغ نہ فرمائیں اور بندہ کو
 رہین منت اور دمتون احسان بنائیں اگر بتدیاں فن شعر گوئی اس رسالہ کو پیش نظر رکھیں
 اور تہنق سے ملاحظہ فرمائیں گے تو ضرور فائدہ اٹھائیں گے +

پوشیدہ نہ رہے کہ شعر کے معنی اصطلاح میں یہ ہیں کہ کوئی کلام اوزان مقررہ میں سے کسی وزن پر ہو اور قافیہ رکھتا ہو اور متکلم نے اُس کو بہ نسبت موزونی کے کہا ہو اور کلام اُس کو کہتے ہیں جس کے معنی ہو سکتے ہوں اور سامع کو حاجت دوسرے کلمے کی برائے قاعدہ معنی کلام مذکور باقی نہ رہے اور لغت میں شعر کے معنی جلتے کے ہیں اور شعر کو بیت بھی کہتے ہیں شائد اس وجہ سے کہ بیت گھر کو بھی کہتے ہیں اور گھر کے دو دروازے ہوتے ہیں اور شعر کے بھی دو مصرع ہوتے ہیں اور مصرع کے معنی بھی دروازے کے ہیں۔ اور ایک یہ بھی تاویل ہے کہ بیت یعنی گھر صحرا نشینان عرب کا مکمل محل خیمے کے بنا ہوتا ہے اور اس میں رسن اور منیخ اور ستون چوبیس ہوتے ہیں اور شعر بھی مرکب سبب اور دند اور فاصلہ سے ہوتا ہے اور لغت میں سبب رسی کو اور دند منیخ کو اور فاصلہ ستون کو کہتے ہیں گو اس کے اور بھی وجوہات ہیں مگر طول کلام ہوتا ہے لہذا جو مشتاق ہوں گے وہ خود اور رسائل سے ملاحظہ فرمائیں گے۔

واضح ہو کہ پہلے مصرع کے جزو اول کو صدر کہتے ہیں اور اُس کے اخیر جزو کو عروض کہتے ہیں اور دوسرے مصرع کے جزو اول کو مطلع اور ابتدا کہتے ہیں اور اُس کے آخر جزو کو ضرب اور عجز اور اجزائے باقی ماندہ شعر کو جوان چاروں اجزاء کے درمیان ہوتے ہیں اُن کو حشو کہتے ہیں بعضوں کا یہ قول ہے کہ چونکہ فن شعر میں عروض کا بہت ذکر ہوتا ہے لہذا اس فن کا نام بھی عروض رکھا ہے اور بعض کتب میں ایسا لکھا

سہ حلف نے وہ تعریف اختیار کی جو محققین کے نزدیک مودع ہے۔ قرین تحقیق تعریف شعر یہ ہے۔ کلام موزون مخمل جس سے سامع پر تاثیر نقیض یا اسباط ہو۔ اگرچہ حسب قواعد منطق قید وزن بھی ضروری نہیں۔ قافیہ و قصد متکلم کی قیدیں تو بالکل بکرازاں ہیں۔ قافیہ کی قید سے فرد شعر سے خارج ہو جائیگا۔ قافیہ تحقیق نفس شعر کے لئے لازم نہیں بلکہ عروض میں سے ہے۔ اور قصد متکلم اور بھی لغو ہے۔ کیونکہ شعر اور نثر میں بنا برا غلبیت مایل لایا۔ وزن ہی ہے جس کی کلام میں وزن بحر یا جانیگا۔ تو وہ نظم ہی ہو گا چاہے بقصد متکلم ہو یا بلا قصد حکم احیاء موزوں ہو گیا۔ ہاں بلا قصد ناظم کو اگر شاعر نے کہیں تو بجا ہے ۱۲ سیدنا و حسین خادان بگلرامی پروفیسر اور نیشنل کالج لاہور

ہے کہ اس علم کو خلیل ابن احمد بصری نے استخراج کیا ہے اور چونکہ وہ نکتے میں رہتا تھا اور نکتے کا نام بھی عروض ہے لہذا تیناً اس علم کا نام بھی نکتے کے نام پر یعنی عروض رکھا ہے۔

اب جاننا چاہئے کہ جس وزن میں بیت ہوتی ہے اس کو بھرتے ہیں اور جیسے دیا میں سے نہیں نکلتی ہیں اُسی طرح بحر شعر میں سے بوجہ زحانوں کے شیعے پیدا ہوتے ہیں ان زحانوں کا حال آئندہ لکھا جاوے گا اب بحر کا حال لکھا جاتا ہے کہ جن لفظوں سے بحر مرکب ہوتی ہے اُن کو اصول اور ارکان اور اجزا وغیرہ کہتے ہیں۔ یہ ارکان دس ہیں دو پانچ حرف کے اور آٹھ سات حرف کے دو خماسی یہ ہیں۔ فاعلین اور فاعلن اور آٹھ سات حرف کے یہ ہیں مفاعیلن فاعلن متفعّلین مفاعِلتین متفاعِلن مفعولاتُتے کے پیش سے بغیر تنوین کے اب منجملہ انکے دو ایسے ہیں جن کا ع منفصل یعنی جدا ہے جیسے فاع لاتن متفعّلن اس کا حال بھی آئندہ مذکور ہوگا۔

واضح ہو کہ ترکیب ارکان سوالم کی تین جزو پر منحصر ہے یعنی سبب و تد اور فاصلہ سبب و جرفی کلمے کو کہتے ہیں اگر پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو اس کو سبب خفیف کہتے ہیں جیسے کرا اور برا اور اگر دونوں متحرک ہوں اُس کو سبب ثقیل کہتے ہیں جیسے حلبی کے اول دو حرف وندسہ جرفی کلمے کو کہتے ہیں اگر دو حرف اول متحرک اور تیسرا ساکن ہو اس کو وند مقرون کہتے ہیں اور وند مجموع بھی اُسی کو کہتے ہیں مثلاً اگر اور سفر اور اگر حرف آخر متحرک ہو اور بیچ کا حرف ساکن اُس کو وند مفروق کہتے ہیں جیسے کارمن کے پہلے تین حرف میں (ک) اور (ر) متحرک ہے اور (ا)

۱۵ سالم کی قید بڑھانا ضروری ہے۔ ورنہ مفعولات موقوف کے جزوالات پر سبب وند و فاصلہ میں سے کسی کا اطلاق نہیں ہوتا ہے ۱۶ شادان بکراچی

ساکن اور فاصلہ چار حرف یا پانچ حرف کے کلمے کو کہتے ہیں۔ اس میں اگر تین حرف پہلے متحرک اور پانچواں ساکن ہو اُس کو فاصلہ کبریٰ کہتے ہیں جیسے لفظ شکمتش کہ

اس میں پہلے چار حرف متحرک ہیں اور پانچواں ساکن۔ ساکن اور بعض چار حرفی کلمے کو فاصلہ یصاد معلہ اور پانچ حرفی کو فاصلہ یصاد مجہ کہتے ہیں اور بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ فاصلہ کوئی علیہ جزو نہیں ہے کیونکہ اگر چار حرفی ہے تو دو سبب سے مرکب ہے۔ اگر پانچ حرفی ہے تو سبب اور وتد سے بنا ہوا ہے اب ارکان کے اجزاء سے مرکب ہونے کی حقیقت بیان ہوتی ہے۔

پوشیدہ نہ رہے کہ فاعلین میں اول وتد مجموع ہے اور اس کے بعد سبب خفیف اور فاعلین میں اس کا عکس یعنی سبب خفیف پہلے اور وتد مجموع بعد ازاں اور فاعلین میں اول وتد مجموع اور بعد ازاں دو سبب خفیف اور متفعولین متقل میں دو سبب خفیف اول اور بعد ازاں وتد مجموع اور فاعلین میں اول سبب خفیف اور بعد ازاں وتد مجموع اور من بعد سبب خفیف ثانی یعنی دو سبب خفیف میں ایک وتد مجموع بیچ میں واقع ہے۔ اور مفاعلتین میں اول وتد مجموع اور بعد اُس کے فاصلہ صغریٰ یا ایک سبب ثقیل اور دوسرا سبب خفیف اور متفاعلین میں فاصلہ یا دو سبب ثقیل اور خفیف اول اور وتد مفروق بعد ازاں فاع لاتن منفصل میں وتد مفروق اول اور دو سبب خفیف بعد اُس کے گویا یہ مفعولات کا عکس ہے اور متفعولین منفصل میں ایک سبب خفیف اول میں اور ایک آخر میں اور بیچ میں وتد مفروق واقع ہے + واضح ہو کہ خلیل بن احمد کو جو اس فن کا استاد اور موجد تھا دریافت ہوا کہ اشعار عرب پندرہ بحر میں موزون ہوتے ہیں اُن کی تفصیل یہ ہے۔ طویل۔ مدید۔ بسیط۔ کامل۔ وافر۔ ہزج۔ رمل۔ رجز۔ مسرح۔ مضارع۔ سریع خفیف۔ مجتث۔ مقضب۔ تقارب بعد ازاں ابو الحسن اخفش نے سولہویں بحر ایجاد کی اور اس کا نام متذکر رکھا۔ منجملہ

۲۰ تھا ساکن ہو تو اسکو فاصلہ صغریٰ کہتے ہیں جیسے طلی۔ اور چار حرف متحرک اور

انکے بحر طویل اور مدیدہ اور بسیطہ اور وافر اور کامل مخصوص عرب سے ہیں کہ ان میں شعرائے عجم بوجہ انکے نامطبوع اور نامرغوب ہونے کے شعر نہیں کہتے۔

بعد از خلیل ابن احمد کے تین بحر اور ایجاد ہوئی ہیں وہ یہ ہیں جدید۔ قریب اور مشکل اور یہ تینوں خصوصیت شعرائے عجم سے رکھتی ہیں بہر کیف یہ جملہ بحر اونیٹل نہیں منجملہ ان کے بعض بحر ایک رکن کی تکرار سے حاصل ہوتی ہیں وہ یہ ہیں ہزج رجز رمل کامل وافر متقارب متدارک اور بعض دور رکن کی تکرار سے ترکیب پاتی ہیں وہ یہ ہیں طویل۔ مدیدہ۔ بسیطہ۔ سریع۔ خفیف۔ مجتث۔ فسرخ۔ مضارع۔ مقضب۔

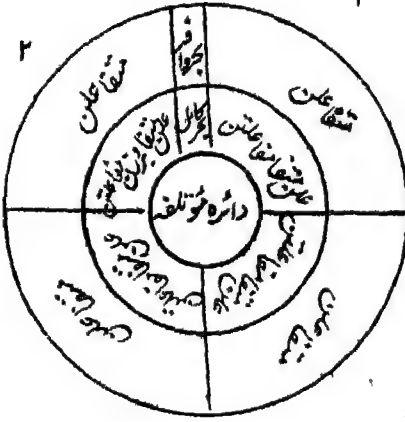
اب جانتا چاہئے کہ اصل بحر ہزج کی مفاعیلن ہے آٹھ بار اور اصل رجز کی مستفعیلن آٹھ بار اور اصل رمل کی فاعلاتن آٹھ بار اور اصل کائن کی مستفعیلن آٹھ بار اور اصل وافر کی مفاعیلن آٹھ بار اور اصل متقارب کی فعولن آٹھ بار اور اصل متدارک کی فاعیلن آٹھ بار ہے اور اصل طویل کی فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن دوبار اور اصل مدیدہ کی فاعلاتن فاعیلن فاعلاتن فاعیلن دوبار اور اصل بسیطہ کی مستفعیلن فاعیلن مستفعیلن فاعیلن دوبار اور اصل سریع کی مستفعیلن مستفعیلن مفعولات دوبار اور اصل خفیف کی فاعلاتن مستفعیلن فاعلاتن دوبار اور اصل مجتث کی مستفعیلن فاعلاتن مستفعیلن فاعلاتن دوبار اور اصل فسرخ کی مستفعیلن مفعولات مستفعیلن مفعولات دوبار اور اصل مضارع کی مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن دوبار اور اصل مقضب کی مفعولات مستفعیلن مفعولات مستفعیلن دوبار اور اصل بحر جدید کی فاعلاتن فاعلاتن مستفعیلن دوبار اس بحر کا مخترع بزرجمہر وزیر نوشیروان ہے اور اس بحر کو قریب بھی کہتے ہیں اصل قریب کی مفاعیلن فاعلاتن دوبار ہے۔ کہتے ہیں کہ اس بحر کو مولانا یوسف عروضی نیشاپوری نے اختراع کیا ہے اور یہ وہ شخص ہے جس نے اول علم عروض فارسی میں تصنیف کیا تھا اصل بحر مشکل کی فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن دوبار ہے۔

دراصل ہو کہ دراصل جملہ بحر کے جزو آٹھ ہیں باستثناء بحر مرجع اور خفیف کہ اُنکے صرف چھ چھ جزو ہیں اور جس بحر کے آٹھ جزو ہوں اُس کو مثنیٰ کہتے ہیں اگر دو جزو گرا دیئے جائیں تو اُس کو مُتَدَس اگر چار جزو گرا دیئے جاویں تو اُس کو مرجع کہتے ہیں اور عربی میں تین اور دو جزو کی بھر بھی ہوتی ہے مگر بعضے اُس کو ایک مصرعِ اوّلین شمار کرتے ہیں جس کے پہلے جزو کو صدر اور آخر کے جزو کو عروض اور بیچ کے جزو کو حشو کہتے ہیں اور بعضے مصرعِ ثانی جس کے پہلے جزو کو ابتدا اور آخر کے جزو کو عجز اور بیچ کے جزو کو حشو کہتے ہیں مگر فارسی اور اردو میں مثنیٰ اور مُتَدَس اور مرجع کے سوا مستعمل نہیں اور جب بحر مثنیٰ سے دو جزو گرا دیں تو اُس کو مجز کہتے ہیں کیونکہ اُس کے ہر مصرع سے ایک جزو کم کیا جاتا ہے۔

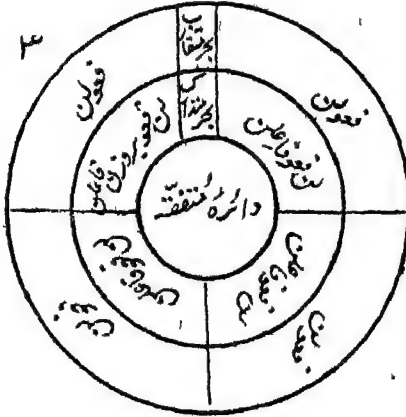
پوشیدہ نہ رہے کہ جب ان بھروسے کے سبب اور وتد اور فاصلے کو تقدیم و تاخیر کریں تو اُس بحر سے دوسری بحر پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ الفاظ اُس کے مطابق اُس کے جزو کے ہونگے اُس کو فلک بحر کہتے ہیں اور جب قدر بحر ایک دوسرے سے اس طرح پیدا ہوتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک دائرے سے ہیں مثلاً مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین بحر بن بحر ہے اگر مفاعیلین سے شروع کر کے مفاہر تمام کریں تو بحر جزئی یعنی بروزن مستفعیل مستفعیل مستفعیل ہو جاوے گا اسی طرح لن سے شروع کرنے اور عی پر ختم کرنے سے بحر رمل ہو جاوے گا اسکا حال دائرہ ذیل سے بخوبی واضح ہو گا۔



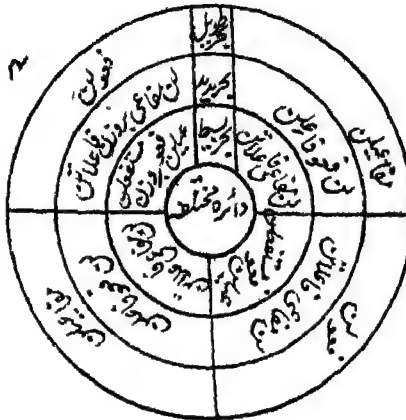
اس اثر کو مجتبہ بلام مفتوح کہتے ہیں
 جلب کے معنی کھینچنے کے ہیں اور اس میں
 مفاعیلین بحر طویل اور مستفعلن بحر بسیط اور
 فاعلاتن بحر مدید کو کھیچ کر لایا ہے جو تینوں
 بحر و اثرہ مختلفہ کی ہیں ❖



اس دائرے کو مؤلفہ اس واسطے کہتے ہیں کہ ان دونوں بحر کے ارکان کو آپس میں اُلفت ہے۔ یعنی دونوں سات حرف کے ہیں اور مرکب و تد اور فاصلہ صغریٰ سے +



اس دائرے کو متفقہ کہتے ہیں۔ اس واسطے کہ اس کے پانچ حرف کے ارکان ہیں اور تد مجموع اور سبب خفیف سے مرکب ہوتے ہیں۔ باہم اتفاق رکھتے ہیں +



اس دائرے کو مختلفہ اس واسطے کہتے ہیں کہ اس دائرے کے ارکان باعتبار حروف مختلف ہیں +

اب بیان زحافون کا کیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ زحاف ہزائے نقطہ دار کسور جمع زحفا کی ہے اور زحف کے معنی لغت میں ایک چیز کے اپنی اصل سے گر پڑنے کے ہیں چنانچہ جو تیر نشانے پر نہ لگے اُس کو تیر زحفا کہتے ہیں اور علم عروض میں وہ

اصطلاح مراد ہے جو تَغیِراتِ ارکانِ بَحر میں واقع ہوں اور عروضی زحاف لفظ جمع کو بجائے مفرد استعمال کرتے ہیں۔ القَصَد تَغیِراتِ ارکانِ تین طرح پر ہیں۔ اول یہ کہ کسی حرف متحرک کو ساکن کریں دوسرے یہ کہ ارکان میں سے بعض حرف کم کریں تیسرے یہ کہ ارکان میں کچھ اور زیادہ کریں الغرض یہ سبب زحافاتِ پنہنیس یعنی سی و پنج ہیں۔ بعضے ان میں سے ایسے ہیں کہ مختص ایک ایک رکن سے ہیں اور بعضے کئی ارکان میں واقع ہوتے ہیں

بیان زحافات۔ اَصْحَار متفاعِلن کی ت ساکن کرنے کو کہتے ہیں۔ اور ۹
چونکہ متفاعِلن بسکون تامستعمل نہیں ہے اس واسطے اُس کی جگہ مستغفلن لاتے ہیں یہ زحاف بحرِ کامل سے مختص ہے کیونکہ متفاعِلن سوائے بحرِ کامل کے اور کسی بحر میں نہیں آتا اور جس رکن میں اَصْحَار واقع ہوتا ہے اُس کو مضمر کہتے ہیں۔ عَصَب مفاعِلتن ۱۰
کے لام کے ساکن کرنے کو کہتے ہیں۔ اور مفاعِلتن بسکون لام کی جگہ مفاعِلن لاتے ہیں یہ زحاف مختص بحرِ وافر سے ہے کیونکہ یہ رکن بھی سوائے بحرِ وافر کے اور کسی بحر میں واقع نہیں ہوتا اور جس رکن میں عَصَب واقع ہوتا ہے اُس کو معصوب کہتے ہیں
وقف مفعولات کی ت کے ساکن کرنے کو کہتے ہیں اور اُس کی جگہ مفعولان لاتے ۱۱
ہیں یہ زحاف تین بحر میں آتا ہے سرِبح اور منسرح اور مقصُوب ہیں اور اس زحاف والے رکن کو موقوف کہتے ہیں۔ خَبَر رکن کے پہلے سبب خفیف کے حرف ساکن کے۔
گرائے کو کہتے ہیں پس جب فاعِلن سے الف گرا دیں فاعِلن رہ جاویگا اور فاعلاتن متصل سے فاعلاتن اور جرب متفاعِلن سے خواہ متصل ہو خواہ منفصل سین دور کریں متفاعِلن رہ جاویگا اس کی جگہ مفاعِلن رکھ دینگے اور جرب مفعولات سے ف دور کرینگے مفعولات باقی رہیگا اس کی جگہ فاعلاتن رکھ دینگے یہ فاعلاتن منفصل میں واقع نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ اُس کا پہلا و تہ مفروق ہے اور یہ زحاف سوائے سبب خفیف کے اور کسی میں واقع نہیں ہوتا اور یہ زحاف بحرِ رمل اور رجز اور دید اور

بسیط اور متدارک اور سرخ اور خفیف اور منسرح اور محتبت اور مقضب میں آتا ہے اور جس رکن میں یہ زحاف ہوتا ہے اُس کو مخبون کہتے ہیں طّی رکن کے پہلے دو سبب خفیف کے چوتھے حرف ساکن کے گرا دینے کو کہتے ہیں پس متفعّل کی ت کے گرانے سے متعلّیٰ باقی رہتا ہے اُس کی جگہ میں متفعّل رکھتے ہیں اور مفعولات کی داد کے دُور کرنے سے مفعولات عین کے پیش کے ساتھ رہتا ہے اس کی جگہ فاعلات ت کے پیش سے رکھتے ہیں یہ زحاف بحر بسیط اور رجز اور سرخ اور مقضب میں آتا ہے اور بحر خفیف اور محتبت میں نہیں آتا کس واسطے کہ ان میں متفعّل متعلّیٰ ہے اور چوتھا حرف ساکن و تدیس واقع ہوا ہے نہ سبب خفیف میں اور اس زحاف کے واسطے چوتھا حرف ساکن دو سبب خفیف کا ہونا چاہئے۔ اور ایسے ارکانوں کو مطویٰ کہتے ہیں۔ کف۔ ساتویں حرف ساکن کے گرانے کو کہتے ہیں بشرطیکہ وہ ساکن سبب خفیف میں واقع ہوا ہو پس مفاعیلن نون کے گرانے سے مفاعیل لام مضموم سے ہوتا اور مفاعیلن نون متعلّیٰ ہوا مفعولات ت مضموم سے ان رکنوں کی جگہ اور رکن نہیں رکھتے۔ کیونکہ یہ رکن متعلّیٰ باقی رہتے ہیں اور یہ زحاف بحر طویل اور دید اور ہرج اور رمل اور خفیف اور محتبت اور مضارع میں آتا ہے اور رکن مزاحف کو مکفوف کہتے ہیں۔ قبض۔ پانچویں حرف ساکن سی کے گرانے کو کہتے ہیں پس مفاعیلن سے یے کے دُور کرنے سے مفاعیلن اور فعولن سے نون کے گرانے سے فعول لام مضموم سے رہتا ہے اور یہ زحاف بحر طویل اور ہرج اور متقارب اور مضارع میں آتا ہے اور ایسے ارکانوں کو مقبوض کہتے ہیں تشعیث فاعلاتن کے و تد مجموع سے حرف متحرک کے گمانے کو کہتے ہیں مگر اس متحرک میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک عین گرتا ہے اور بعضوں کے نزدیک لام اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ زحاف و تد مجموع سے حرف ساکن یعنی الف کے گرانے کو کہتے ہیں اور اُس کے بعد حرف متحرک کہ اُس سے پہلے ہے یعنی

لام ساکن ہو جاوے پس پہلی صورت میں فاعلاتن اور دوسری صورت میں فاعلاتن اور تیسری میں فاعلاتن ہوتا ہے مگر تینوں صورتوں میں مفعول اُس کی جگہ آ سکتا ہے یہ زحاف بحر مدید اور خفیف اور رمل اور محبت میں واقع ہوتا ہے اور ایسے رکن کو مشعشعہ کہتے ہیں۔ قصروہ ہے کہ رکن کے آخر سے سبب خفیف کے حرف ساکن کو گرا دیں اور اُس کے پہلے حرف کو ساکن کریں جیسے مفاعیلن سے فون کو گرا کر اُس کے پہلے حرف یعنی لام کو ساکن کریں تو مفاعیل باقی رہے گا اور فاعلاتن سے خواہ منضل ہو خواہ مفصل فاعلات اور فاعول اور متفعلن سے متفعل باقی رہیگا اور متفعل کی جگہ مفعول رکھتے ہیں اور باقی الفاظ ویسے ہی متعل ہوتے ہیں یہ زحاف بحر طویل اور مدید اور ہزج اور رمل اور متقارب اور مضارع اور خفیف اور محبت میں آتا ہے اور ان ارکاتوں کو مقصور کہتے ہیں قطع رکن کے اخیر سے وند مجموع کے حرف ساکن کے گرانے کو کہتے ہیں اور اُس کے پہلے حرف کے ساکن کرنے کو پس متفعلن سے متفعل اور فاعلن سے فاعل اور متفاعیلن سے متفاعیل لام کے سکون کے ساتھ باقی رہتا ہے اور بجائے اول کے مفعولن اور بجائے دوسرے کے فعلین ساکن کے ساتھ اور بجائے تیسرے کے فعلاتن عین کے کسر کے ساتھ استعمال کرتے ہیں اور یہ زحاف رکن فاعلاتن منضل میں اس طرح سے ہے کہ اُس کے آخر سے سبب خفیف گرا دیں اور اُس کے وند مجموع یعنی علا کے حرف ساکن یعنی الف کو گرا کر لام ماقبل کو ساکن کریں پس فاعل باقی رہے گا اُس کی جگہ فعلن رکھا گیا یہ زحاف بحر جز اور کامل اور رمل اور متدارک اور بسیط اور مدید اور سرہج اور خفیف اور

۱۔ قطع کارکن فاعلاتن میں جس طرح موف نے لانا بتایا ہے یہ موف کی خاص ایجاد ہے۔ یہ صورت حذف و قطع معا سے ہو سکتی ہے اور اجتماع حذف و قطع کا نام بقر ہے پھر بتر خصوص فاعلاتن سے نہیں فاعولن میں بھی بتر ہوتا ہے ۱۲ شادان بلگرامی

مقتضب میں واقع ہوتا ہے اور بحر محبت میں سوائے فاعلاتن کے اور کسی رکن میں نہیں آتا کیونکہ متفعّلن اس بحر میں منفصل ہے اور منفصل کے آخر میں سبب خفیف ہوتا ہے نہ تدجوع اور بحر مضارع میں بھی بوجہ تدفروق کے ہونے کے نہیں آتا ان ارکانوں کو مطلقہ کہتے ہیں وقص متفاعّلن مضمّر کے مجہول کرنے کو کہتے ہیں۔
یعنی اُس کی ت کو جو سبب افتخار کے ساکن ہو جاتی ہے خین کر کے گرا دیں تو متفاعّلن رہے گا اور متفعّلن مجہول سے مشتبہ ہو جاوے گا۔ لیکن فرق یہ ہے کہ متفاعّلن موقوف سے بدلا ہو اس واسطے سوا بحر کمال کے اور کسی بحر میں نہیں آتا عقل متفاعّلن معصوب کے مقبوض کرنے کو کہتے ہیں لام متفاعّلن کا سبب عصب کے ساکن ہوا تھا اور متفاعّلن سے بدلا گیا تھا اور جب متفاعّلن معصوب سے یا کو سبب قبض کے گرا دیا متفاعّلن رہ گیا پس متفاعّلن مقبوض سے مشابہ ہو گیا لیکن یہ زحاف یعنی عقل مختص متفاعّلن سے ہے اور جب متفاعّلن بحر وافر میں ہو گا تو اُس کو معقول تصور کرنا چاہئے نہ مقبوض نقص مطوی کرنا متفاعّلن مضمّر کلیف پہلے متفاعّلن سے سبب افتخار کے ت کو ساکن کریں اور پھر بوجہ طے کے چوتھے حرف ساکن کو گرا دیں پس متفعّلن رہ جاوے گا۔ اُس کی جگہ مفتعلن رکھیں گے یہ زحاف بحر کمال سے متفعّلن کسف بسین بے نقط اور شین معجم سے بھی درست ہے مفعولات میں وقف اور کف کے جمع کرنے کو کہتے ہیں یعنی مفعولات کی ت کو اول سبب وقف کے ساکن کریں اور پھر سبب کف کے گرا دیں

۱۔ نقص اجتماع عصب و کف کا نام ہے رکن متفاعّلن میں پس متفاعّلن سے متفاعّلن منقوص ہے جو تعریف موقوف نے لکھی ہے وہ خمری کی ہے نہ نقص کی۔ مفتعلن متفاعّلن کا مجہول ہے۔ شادان بلگرامی
۲۔ یہ تعریف کسف کی صحیح نہیں کیونکہ مفعولات میں وقف کے بعد لابت سکون تاربتا ہے یعنی پہلا حرف متحرک اور دوسرا اور تیسرا ساکن ہے۔ اس چیز پر نہ تعریف سبب لائق آتی ہے اور نہ تعریف و تدر۔ اور کف کی تعریف خود موقوف نے ساکن ہنعم بسی کو گرا نا لکھی ہے اور لابت سکون تا سبب خفیف نہیں پھر کف کیونکہ ہو۔ لہذا اس کی تعریف یہ ہے کہ جس رکن کے آخر میں تدفروق ہو اُس تدے متحرک دم کے گرانے کو کسف کہتے ہیں ۱۲ شادان بلگرامی

پس مفعولاً باقی رہا اُس کی جگہ مفعولن رکھیں گے یہ زحاف بحر سربیع اور منسرح اور مقتضب میں آتا ہے شکلِ شین نقطہ دار سے فاعلاتن متصل میں خبن اور کف کے جمع کرنے کو کہتے ہیں پس جب الف کا بسبب خبن کے اور نون بسبب کف کے گرا دیں تو فعلات عین مکسور اور متضمن کے ساتھ باقی رہا اور یہ زحاف بحر رمل اور مدید اور خفیف اور محتبث میں واقع ہوتا ہے حذف رکن کے اخیر سے بسبب خفیف کے گرانے حذف کو کہتے ہیں پس فاعولن اور فاعلاتن سے فحو اور مفاعی اور فاعلاً باقی رہا اُن کی جگہ فعل اور فاعولن اور فاعلین رکھتے ہیں یہ زحاف بحر مدید اور خفیف اور سرج اور رمل اور مضارع اور محتبث اور طویل اور متقارب میں آتا ہے جذیم مفتوح اور ذال نقطہ دار سے رکن کے آخر سے و تد مجموع کے گرانے کو کہتے ہیں پس متفعولن سے مستف اور متفاعلین سے متفا اور فاعلین سے فنا باقی رہتا ہے اور اس کی جگہ فعلن بسکون عین اور فعلن بکسر عین اور فاعلین رکھتے ہیں۔ اس رکن کو اجز (الف اور جیم مفتوح) کہتے ہیں اور یہ زحاف بحر بسیط اور کامل اور رجز اور متدارک میں بہت آتا ہے اور باقی بحر میں گو متفعولن متصل ہو مگر کم واقع ہوتا ہے اور متفعولن منفصل میں ہرگز نہیں آتا۔ صلّم صا دیے نقطہ مفعولات میں سے و تد مفروق کے گرا دینے کو کہتے ہیں پس مفعول باقی رہا اُس کی جگہ فعلن بسکون عین رکھا گیا اور ایسے رکن کو اصلم کہتے ہیں یہ زحاف بحر سربیع اور منسرح اور مقتضب میں آتا ہے۔ قطف رکن مفاعلتن میں عصب اور حذف قطف کے جمع کرنے کو کہتے ہیں پس جب لام مفاعلتن کا بسبب عصب کے ساکن ہوا اور سبب خفیف آخر سے بسبب حذف کے گریگا مفاعل رہا اُس کی جگہ فاعولن رکھا جائیگا یہ زحاف بحر وافر کے ساتھ مختص ہے بشر فاعولن میں حذف اور قطع کے جمع تبر

۱۵ پہلے عمل خبن سے عمل کف کرو کیونکہ خبن کو پہلے کرنے سے ساتواں حرف ساکن سببی نہیں رہتا۔

بحر کف کیے ہوئے ۱۲ سید اولاد حمین شادان بخاری بلگرامی

کرنے کو کہتے ہیں جب لن سبب حذف کے اور داو بوجہ قطع کے ساقط ہوئے اور علین ساکن ہو گیا تو فتح باقی رہا۔ فعلن سے فتح ابتر ہے۔

واضح ہو کہ مفاعیلن میں جب زحاف جب اور خرم دونوں کو جمع کرتے ہیں اُس کو بھی تبرا کہتے ہیں اس کا حال آئندہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ ایسے ارکان کو ابتر کہتے ہیں اور یہ زحاف بحر متقارب اور ہزج میں واقع ہوتا ہے اور مضارع اور طویل میں بھی شائد آتا ہو مگر دیکھنے میں نہیں آیا تبسین سین بے نقطہ اور علین موحجہ سے اس کی تعریف یہ ہے کہ سبب خفیف میں کہ رکن اور مصرع کے آخر میں ہو ایک الف زیادہ کریں پس مفاعیلن اور فعلن اور فاعلان سے خواہ متصل ہو خواہ منفصل مفاعیلان اور فعلان اور فاعلان ہو جاتا ہے مگر فاعلان مستعمل نہیں ہے لہذا اُس کی جگہ فاعیلان رکھتے ہیں یہ زحاف بحر ہزج اور رمل اور مضارع اور متقارب اور خفیف اور دید اور طویل اور مجتث میں آ سکتا ہے اور رجز میں ممکن نہیں کیونکہ اس میں متفعیل متصل ہے اور متصل کے آخر میں وتد مجموع ہے اور یہ زحاف سبب خفیف میں واقع ہوتا ہے مگر بحر مضارع میں آ سکتا ہے کیونکہ اُس میں مستفع لن منفصل ہے اور منفصل کے آخر میں لن سبب خفیف ہے ایسے ارکان کو تسنیع کہتے ہیں۔ اذالہ وتد مجموع میں کہ رکن کے آخر میں واقع ہو الف زیادہ کرنے کو کہتے ہیں پس مستفع لن اور فاعلن اور متفاعلن سے مستفعلان اور فاعلان اور متفاعلان ہو جاتا ہے یہ زحاف بحر رجز اور متدارک اور لیط اور کامل اور سرب اور نسج اور تقصیب میں آتا ہے اور عروض اور ضرب میں اکثر واقع ہوتا ہے اور حشو میں کم اور صرا اور ابتدا میں نہیں آتا ایسے ارکان کو ندال کہتے ہیں ترکیل وتد مجموع

۱۔ بحر ثمنات مسطحات چار گوشہ میں رکن دم و ششم کو بمنزلہ عروض و ضرب قرار دیکر ان ارکان دم و ششم میں تبسین و اذالہ لائے ہیں گویا ثمن کو دم و ششم پر تقسیم کر لیتے ہیں تاکہ رکن دم و ششم حکم عروض و ضرب میں ہو جائیں۔ مثال تبسین در حشو۔ تمام فی سے چول گد مہو سیم در دست خد یا نال + ہر خطہ چرخ دایے اکل حقہ زیر را + مثال اذالہ در حشو۔ بدر چاچی سے آں شاہد نب لرزہ دار۔ سر طاش چول سازد نزار + آتش شردیر فاک و خار۔ از لیت حشی ریختہ + شانان نقوی بخاری بلگرامی۔

میں کہ رکن کے آخر میں واقع ہو سبب خفیف زیادہ کرنے کو کہتے ہیں پس متفعّل اور فاعلن اور متفاعّلن سے متفعّلان اور فاعلان اور متفاعلان ہو جاتے ہیں مگر یہ زحاف فارسی میں بہت کم آتا ہے ان ارکان کو مرفل کہتے ہیں جدّے رکن مفعولات کے دو سبب خفیف کے گرانے کو کہتے ہیں جمع اس صورت میں لایس باقی رہتا ہے اور اُس کی جگہ فاع رکھ دینگے اور جب فاع الف کے گرانے سے رفع رہ جائے اُس کو مخور کہتے ہیں اور جس رکن میں جمع واقع ہوا ہو اسکو مجزوع کہتے ہیں یہ زحاف بحر سرج اور مفرج اور مقتضب سے علاوہ رکھتا ہے۔

جب مفاعیلن سے دونوں سبب خفیف کے گرانے کو کہتے ہیں اس صورت میں مفاعیلن باقی رہتا ہے اسکی جگہ فعل لام ساکن سے بدل لیتے ہیں یہ زحاف بحر ہرج کے سوا اور کسی بحر میں نہیں آتا اور ایسے رکن کو محبوب کہتے ہیں حرم یہ ہے کہ وہ مجموع سے کہ رکن کے مقل خرم میں ہو حرف متحرک اول کو گرا دیں یہ زحاف اکثر صدیوں اور کتر ابتدا میں واقع ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ اس زحاف کے نام حسب موقع اور موضع علیحدہ علیحدہ ہیں مثلاً اگر یہ زحاف فعلن میں واقع ہو عولن باقی رہیگا اُس کی جگہ فعلن رکھیں گے اس صورت میں اس زحاف کا نام انلم ہوتا ہے اور اگر فعلن میں خرم کو قبض کے ساتھ جمع کریں یعنی فے کو سبب خرم کے اور فعلن کو بوجہ قبض کے گرا دیں عولن بلام مضموّم باقی رہے گا اُس کو فعل سے بدل دینگے اس مقام پر اس زحاف کو انرم کہیں گے اور اگر مفاعیلن میں سے سبب خرم خرم کے میم گرا دیں اس کو اعصب کہیں گے اور اگر اس رکن میں خرم اور عصب کو جمع کریں یعنی میم سبب خرم کے گرا دیں اور لام کو سبب عصب کے ساکن کریں۔ فاعلن لام ساکن سے باقی رہیگا اور اُس کو مفعولن سے بدلیں گے اس زحاف کو قسم کہتے ہیں۔ قسم اور اگر خرم کو عقل کے ساتھ اُسی رکن میں جمع کریں یعنی مفاعیلن کہ سبب عصب

اسی یہ توفیع جمع کی ناقص ہے کیونکہ لات بضم تا باقی رہتا ہے اندر ساکن وزن فاع بھی ہجرت عین یعنی وہ مفروق ہوگا۔ حالانکہ اوزان بحر میں فاع سبکون عین آتا ہے یہی وجہ ہے کہ محقق عبد الرحمن اسکو اہم تصور کرتے ہیں مفعولات میں صلم کے لانے سے مفور یا جب مفو میں قصر کیا منع سبکون عین ہو اسکو فاع سے بدل لیا۔ خادان بگرامی

بحر العروض

کے لام اُس کا ساکن ہو کر اور بسبب قبض کے گر کر مفاعلتن رہا تھا اور اُس کو مفاعلن کے ساتھ بدل لیا تھا اب اُس کے میم کو بسبب خرم کے گر کر فاعلن کر لیں تو اس صورت میں اس زحاف کو اجم کہیں گے اور اگر مفاعلن میں خرم کریں یعنی اُس کے میم کو گرا دیں اُس کو احرم کہیں گے اور جب میم گر جاوے گا فاعلن باقی رہے گا اُس کو مفعولن سے بدل لینگے اور جب اس رکن میں خرم اور قبض جمع کریں یعنی میم خرم اور یلے تحتانی بوجہ قبض کے گرا دیں فاعلن باقی رہیگا اس صورت میں اس رکن کو اشتراک کہیں گے اور جب اس رکن میں خرم کو کف کے ساتھ جمع کریں یعنی میم بسبب خرم کے اور نون بسبب کف کے گرا دیں فاعلن لام مضموں سے باقی رہے گا اُس کی جگہ مفعول رکھ دینگے اس صورت میں اس رکن کو احریم کہیں گے اور جس وقت ایسے رکن میں احریم کو جب کے ساتھ جمع کریں یعنی میم بسبب خرم کے اور دونوں سبب کو بوجہ جب کے گرا دیں فاعلن باقی رہیگا اُس کو نفع سے بدلیں گے اس صورت میں اس رکن کو ابتر کہیں گے یہ زحاف بھر متقابل اور طویل اور ہزج اور وافر اور مضارع میں بہت آتا ہے۔

پوشیدہ نہ ہے کہ جب مفاعلن میں حذف اور قصر جمع کرینگے یعنی نون بسبب حذف کے گرا دینگے اور یلے تحتانی کو بسبب قصر کے گر کر عین کو ساکن کہیں مضارع باقی رہیگا اسکو اہتم اور جب اہتم کو خرم کے ساتھ جمع کریں یعنی میم مضارع کو گرا دیں فاعلن کے سکون سے باقی رہے گا +
اب ایک امر اور قابل تحریر کے پایا گیا یعنی کبھی ارکان میں سے اکٹھا دو حرف گا گرا نا جائز معاقبہ نہیں ہوتا اس امر کو معاقبہ کہتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نہ ایک فہ دونوں کا گرا دینا جائز معاقبہ ہے اور نہ اکٹھا ایک چلے دونوں کا ثابت رکھنا جائز ہے اس امر کو مراقبہ کہتے ہیں، فقط

لے تقارب کا وزن فاعلن آٹھ بار ہے۔ اور حجت کی تعریف مولف نے یہ لکھی ہے کہ "مفاعلن سے دونوں اسباب خفیفہ کا گرا دینا" اس تعریف سے ایک توجہ مخصوص رکن مفاعلن سے ہو گیا۔ دوسرے جب فاعلن میں دو سبب خفیفہ نہیں جس کی قید تعریف میں ہے تو عمل جب فاعلن میں کیسے ہوتا ابتر کی تعریف اجتماع حرف و قطع ہی صحیح ہے ۱۲ شادانہ، فقہ، سفارہ، ملکا، ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہزج ✓

ہزج ثمن سالم۔ بحر ہزج بمعنی خوش آواز مثل سرود۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مثال

نہ کھینچ اے شانہ ان رُفوں کو یاں سودا کا دل اٹکا * اسیرِ ناتواں ہے یہ ندے
زنجیر کا جھٹکا *

نہ کھینچ اے شا مفاعیلن نہ ان رُفوں مفاعیلن ک یا سودا مفاعیلن ک دل اٹکا
مفاعیلن اسیرے نام مفاعیلن تو ہے یہ مفاعیلن ندے زنجی مفاعیلن رکو جھٹکا
مفاعیلن برکتش قطع کرو اور شادان بگڑامی ۵

میں کیا کیا سوچتا تھا ہو گئی قطع امید تو جواب خط میں نام میرا آیا دھجیاں ہو کر
بحر ہزج ثمن اُخر

مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن *

مثال

کا کل کا نظارہ نہ کر اے دل کہ ہے افعی *

کا کل کا مفعول نظارہ مفاعیلن کر اے دل مفعول کہ ہے افعی مفاعیلن *

۱۵ اس مصرع کا وزن مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول ہے۔ بحر مروج مکھنوی ۵ دل خنل نصیری کے
اے بندہ نواز آیا * مرمر کے جیا پھر بھی جانا ز نہ باز آیا * دل مثل مفعول نصیری کے مفاعیلن اے
بند مفعول نواز آیا مفاعیلن ۱۲ شادان بگڑامی

بحر ہزج مثمن، اُخر ب مکفوف محذوف

ہزج

مفعول مفاعیل مفاعیل فاعلن *

مثال

مقدور نہیں اُس کی تجلی کے بیان کا چوں شمع سراپا ہو اگر صرف زبان کا
مقدور مفعول نہی اُس ک مفاعیل تجلی ک مفاعیل بیا کا فاعلن چوں شمع مفعول
سراپا ہ مفاعیل اگر صرف مفاعیل زبا کا۔ فاعلن
بحر ہزج مثمن اشتراک

مثال

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن *
بزم غیر سے اٹھنا یار کا تعجب ہے مستفد ہوں میں اپنے جذبہ محبت کا
بزم غمی فاعلن سے اٹھنا مفاعیلن یار کا فاعلن تعجب ہے مفاعیلن مستفد فاعلن ہو
مے اپنے مفاعیلن جذبہ فاعلن محبت کا مفاعیلن *
بحر ہزج مقصور محذوف

مفاعیل مفاعیل مفاعیل - فاعلن

مثال

نہ کھینچ آہ نہ کھینچ آہ دل یار ہے نازک *

۱۔ چونکہ شترخیم اوقیض کے اجتماع کا نام ہے اور خرم مخصوص صدر وابتداء ہے اس لئے رکن سوم فاعلن اشتراک
نہیں ہو سکتا کیونکہ حشر میں ہے لہذا حشو اول در اہل مفاعیل مکفوف تھا اور حشوتانی مفاعیلن مقبوض۔ جب
مفاعیل مفاعیلن میں بیت کی تو مفاعیلن فاعلن ہو گیا لہذا اس بحر کا نام ہزج مثمن اشتراک مکفوف مقبوض محقق
ہونا چاہیے۔ یا بحکم سمسط رکن سوم کو بھی ابتداء میں تو ہزج مثمن اشتراک کہلا سکتا ہوگا ۱۲ شادان بلگرامی
۲۔ ہر سہ مفاعیل کے لعلوں کو ساکن قرار دیکے مولف نے انکو مقصور کہہ دیا حالانکہ زحاف قصر عروض فقرب
سے مخصوص ہے وہ صدر وابتداء حشو میں کیونکہ آئے یہ تسامع فقیر سے صائغ ابلاغت میں اور اسیر سے
شجرۃ العوض میں بھی ہوا ہے لام ان مفاعیل کے متحرک ہیں اور مفاعیلن میں زحاف کف واقع ہوا ہے یہ بحر ہزج
مکفوف محذوف ہے۔ اردو میں یہ بحر متعل نہیں۔ مولوی روم سے نہ بے بلغ زہے راع کہ بشفقت زیلا * نہ بے
بلغ مفاعیل نہ باریغ مفاعیل * کہ بشفقت مفاعیل زبلا فاعلن ۱۲ شادان بلگرامی

بجلی انھری شب کیا غصیب ڈالے
ایک مکاریاں آنا عین مہمانی ہے

نہ کھینچ آہ مفاعیل نہ کھینچ آہ مفاعیل دل یار مفاعیل ہے نازک فعولن *
 اس بحر کے ساتھ بحر اُخرب مکفوف مقصور بھی موزون ہو سکتا ہے یعنی اگر ایک مصرع
 اس بحر کا اور دوسرا مصرع بحر مکفوف مقصور کا لگا دیا جاوے تو ناموزون نہ ہوگا *
 ہزج مسدس مخدوف مفاعیلن مفاعیلن فعولن

مثال

سروا نے درد کے آہستہ بولو ابھی ٹلک روتے روتے سو گیا ہے
 ہزج بحر ہزج مسدس مقصور
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل -

مثال

نہ کھینچ لے شانہ زلف یار کو آہ کہ دل بھی ہے اسی زنجیر میں قید
 نکلے چہ شا مفاعیلن زلف یا مفاعیلن رکو آہ مفاعیل کہ دل بی ہے مفاعیلن اسی بحر ہزج
 زنجی مفاعیلن رے قید مفاعیل *

بحر ہزج مسدس اُخرب مقبوض اشتر مینع
 مفعول مفاعیلن مفاعیلان *

مثال

کتا ہے کہ اب نہ کھینچ تو آہیں ہیں دل سے تو ہم تلک آہیں
 کتنا مفعول کہ اب نہ کے مفاعیلن ج تو آہیں مفاعیلان ہے دل میں مفعول تو ہے
 تم مفاعیلن تلک راہیں مفاعیلان * یہ شعر مثال اُخرب مقبوض مینع کی ہے اس میں
 شتر نہیں ہے - صدر وابتدا اُخرب ہیں اور حشو مقبوض - اور عروض و ضرب مینع ۱۲ شادان ^{بلندی}

۱۔ ہزج مکفوف مخدوف مفاعیل مفاعیل مفاعیل فعولن کے ساتھ اُخرب مکفوف مخدوف مفعول مفاعیل
 مفاعیل فعولن کا اجتماع جائز ہے ۱۲ شادان بلندی

کبھی اس وزن میں زحافات بدل بھی جاتے ہیں ملاحظات کے بدلنے سے مقصود مصنف یہ ہے کہ ابتدا خرم اور حشو مصرع ثانی اشتربھی آتی ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے مگر یہ خیال غلط ہے بلکہ مصرع ثانی کے ابتدا حشو کا بھی وزن مفعول مفاعیلن تھا جب ان دونوں میں تمیز کی تو وزن مفعولین فاعلن ہو گیا اس لئے کہ شتر در اصل خرم ہے اور خرم صدر وابتدا سے مخصوص ہے لہذا حشو میں نہیں آ سکتا ہے ۱۲ شادان بلگرامی

مثلاً

بدیہا وہ رقیب کے جو پہلو میں اٹھایا درد دل کہ کھینچی آہ
بیٹا و مفعول رقیب کے مفاعِلن ج پہلو میں مفاعِلان اٹھایا مفعولن درد
دل فاعِلن کہ کبھی آہ مفاعِلان +

ہنرِ مُدَسّسِ اُخرِ مقبوض

ہنرج

مفعول مفاعیلین +

مثال

کہتے ہیں کہ وہ نگار آتا ہے کیا فائدہ جی ہی تن سے جا لے
کہتے مفعول کہ وہ نگار مفعول رستا ہے مفاعیلن کا فاعل مفعول و جی و تن
مفاعیلن میں جاتا ہے مفاعیلن *

ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف

ہزج

مثال

مفعول مفاعِلین فَعولین

دیوانہ رونے یا رہوں میں اس کام میں ہوشیار ہوں میں
 دیوانہ مفعول ہ رومی یا مفاعیلن رہوں میں فاعلان اس کام مفعول م ہوش
 مفاعیلن رہوں میں فاعلان یہ مثال مقصود کی ہے لہذا عروض و ضرب کا وزن مفاعیل
 نہ فاعولن۔ مخدوف کی مثال۔ گذری شب الخ ہے ۱۲ شادان بلغرامی

تو کھرے بھلاشتاب نکلا
گدڑی شیب آفتاب نکلا

ہزج

ہزج مُدّس اُخرم محذوف واشتر

(مفعولن فاعلن فعولن - اُخرم محذوف اشتر نہیں بلکہ اُخرم مقبوض بحق محذوف ہے کیونکہ شتر حشو میں نہیں آسکتا - دراصل مفعولن مفاعلن فعولن تھا بوجہ تحقیق مفعولن فاعلن فعولن ہو گیا ۱۲ شادان بلگرامی)

مثال

مکر
نکلی
زخون
سول
نکار
نکلی
زخون
سول
نکار

دیکھا ہے روئے یار میں نے دیکھی ہے اک بہار میں نے

دیکھا ہے مفعولن روئے یا فاعلن رمے نے فعولن دیکھی ہے مفعولن ایک بہا فاعلن رمے نے فعولن *

ہزج

ہزج مُدّس اُخرم مقبوض مقصور

مفعول مفاعلن مفاعلین *

مثال

رہتا ہے سراخیال دلدار نے طالب باغ ہوں نہ گلزار

رہتاہ مفعولن سراخیال مفاعلن دلدار نے طالب مفعولن ب باغ مفاعلن گلزار مفاعلین (رباعی اور مرجع کے اوزان ملا کے ہزج کی اوناسی صورتیں فارسی اور اردو میں متعل ہیں جن میں سے مصنف نے صرف بارہ لکھی ہیں ۱۲ شادان بلگرامی) رجز بمعنی اضطراب اور جنبش کے ہیں اور اُس شتر کو بھی کہتے ہیں جو ایک قدم چل کر ٹھہر جاوے (یہ بحر بیالیس طرح سے متعل ہے جن میں سے مصنف نے صرف پانچ صورتیں لکھی ہیں)۔

رجز سالم

رجز مثنیٰ سالم

متفعّلن متفعّلن متفعّلن متفعّلن *

مثال

ساز مٹی نگرنگ کا بھر کر مجھے دی ساقیا زہد و درع جھگڑا ہے کیا عہد جوانی مفت ہے

ساغر مئی مستفعلن مغل رنگ کا مستفعلن بر کر مجھے مستفعلن دی ساقیا مستفعلن زد و دوزخ
مستفعلن جگر اہ کا مستفعلن عہد جو مستفعلن فی مفت ہے مستفعلن
رجز مثنیٰ مطویٰ منجھون
مفتعلن مفاعیلن مفتعلن مفاعیلن +

مثال

خون جو کیا ہے بیگنہ تو نے مراد دل و جگر لیتے ہیں تجھ سے حشر میں اپنے یہ انتقام دو
خو جو کیا مفتعلن ہ بیگنہ مفاعیلن توں مرا مفتعلن دل و جگر مفاعیلن یت ہ حج مفتعلن
سے حشر میں مفاعیلن اپنے یہ ان مفتعلن تقام دو مفاعیلن -
رجز مثنیٰ مطویٰ

ایک تو بول شکستہ دل تیرا یہ جو رہ چکا
نہیں واہ واہی نہ ہوا ستم ہوا

مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن

مثال

چہرہ کو اُس بت کے قمر دیکھے تو جل جاوے وہیں -
چہرہ کو اُس مفتعلن بت کے قمر مفتعلن دیکھے تو جل مفتعلن جاوے وہیں مفتعلن + مولف نے
لکھا تو صرف مطویٰ اور مثال مطویٰ نڈال کی لائے مطویٰ کی مثال یہ ہے ہ
عشق میں جو تیز ہوا - مرغ سحر خیز ہوا چشم سے خونریز ہوا - دل سے غم انگیز ہوا
رجز مسدس سالم

مستفعلن مستفعلن مستفعلن

مثال

ہم کو ملا جو لطف کوئے یار کا کب وہ صبا کو لطف ہے گلزار کا
ہم کو ملا مستفعلن جو لطف کو مستفعلن ئے یار کا مستفعلن کب وہ صبا مستفعلن کو لطف
ہے مستفعلن گلزار کا مستفعلن + (تقطیع میں حرف حسب قاعدہ نہیں لکھے گئے کہان تک تریم کیجائے)

مفعلمن مفعلمن مفعلمن

مثال

ظلم کا اب اس سے گلا لطف ہے کیا جو نہ سے شکوہ کا کیا فائدہ ہے
ظلم کا اب مفعلمن اس سے گلا مفعلمن لطف ہے کیا مفعلمن جو نہ سے مفعلمن شکوک کا
مفعلمن فائدہ ہے مفعلمن

بحر رمل مثنیٰ سالم

رمل بوریہ بانی کو کہتے ہیں اور ایک راگ کا بھی نام ہے۔ اس بحر کے ہر رکن میں ایک دند
درمیان دو سبب کے ہے اور کل ارکان کی رو سے دو سبب درمیان دو دند کے گویا چٹائی کی
طرح بنے ہوئے ہیں اس لئے رمل نام رکھ لایہ بحر اونچا اس طرح سے متعل ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

رمل سالم کو کم استعمال اردو میں کرتے ہیں لہذا اس کی تقطیع اور مثال نہیں لکھی گئی۔ مثال
فارسی یہ ہے۔ اسیر

ترک چشم او کند ساکن دل بیتاب مرا زندگانی کشتن آتش بود سیاب مرا
رمل مثنیٰ مقصور

رمل

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن مثال

غیر جب کہتے ہیں مجھ کو چھوڑ دے تو کوئی یا دیکھ کر انکی طرف تلکے لگوں ہوں سوئے یار
دیکھ کر ان فاعلاتن کی طرف تلکے لگوں ہوں فاعلاتن سوئے یار فاعلاتن

شادان بلگرامی

آج کس کی اوجھیں دور اے میری جاں بگوں کس کے ہاتھوں سے تری زلفیں پریشاں ہو گئیں
میری بزم تغزیت میں کونسا ہو گا بناو جب ابھی سے آپکی زلفیں پریشاں ہو گئیں

رل مٹن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مثال

دل نہ کر منت زراہ بیقراری بیشتر ناز کو کرتی ہے یاں الحاح درازی پیشتر
دل نہ کر من فاعلاتن نت زراہ ہے فاعلاتن بیقراری فاعلاتن بیشتر فاعلن ناز کو کر فاعلاتن
تی ہیا ال فاعلاتن حاح زاری فاعلاتن بیشتر فاعلن
رل مٹن مشکوں

ہم بھی محض ہواں اک دی کی شائستہ
میرزا دیر بخا یا کعبہ یا بیت خانہ جنت

فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن

مثال

رل

نہ خدا ہی ہم سے راضی نہ یہ بیت ہی ہم پہ مائل رہے بوں ہی باز ماندہ نہ ادھر کے نہ ادھر کے
نہ خدا فعلات ہم س راضی فاعلاتن ن ہی بیت ہ فعلات ہم پہ مائل فاعلاتن رو پو
فعلات باز مادہ فاعلاتن نہ ادھر فعلات نے ادھر کے فاعلاتن
رل مٹن منجون مشعل مقصود

رل

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

مثال

شمع کو مٹنے کے تھے سلفے کیا آب و تاب کہ ہے خورشید تیرا چہرہ وہ کرک شتاب
شمع کو مٹہ فاعلاتن ک تیرے سا فعلاتن سامن کا آ فعلاتن ب و تاب فعلان کہ خر
فعلاتن و تراچہ فعلاتن رو کرک فعلاتن شتاب فعلان (منجون میں صدر وابتلا
سالم بھی لاسکتے ہیں۔ اور عروض و ضرب میں۔ فعلان۔ نکلان۔ فعلن۔ فعلان کا اجتماع جائز
ہے۔ بحرہ چوںوں میں نہ رہینگے یہ بھی انداز چشم بیمار کی دھونڈو گے دوا میرے بعد۔ شادان بکلا

لہ یہ وزن صرف رل مٹن منجون مقصود ہے۔

رہل

رہل مثنیٰ مجنون

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن *

مثال

یار کا چہرہ رخشان ہے دلار شک وہ گل اور وہ کاکل مشکین ہے عجب غیرت سنبیل
یار کا چہرہ فاعلاتن رُہ رخشا فعلاتن ہ دلارش فعلاتن ک وہ گل فعلاتن *
اور وہ کاکا فاعلاتن کل مشکلی فعلاتن ہ عجب غم فعلاتن ربت سنبیل فعلاتن *

واضح ہو کہ بعضوں نے رہل مثنیٰ مجنون کو دو چند بھی استعمال کیلئے یعنی سورہ فعلاتن
دونوں مصرعوں میں استعمال کئے ہیں اور چونکہ ہر مصرع بسبب آٹھ رکن کے بہت طویل
ہو جاتا ہے لہذا عوام اس کو بحر طویل کہتے ہیں جیسے

آہ وہ یار تم گرجا جو ہے کہ جوں یاد بہاراں کے ایک آن میں لیتا ہے چہ چارو
آہ وہ یا فاعلاتن رتم گرجا فعلاتن ر جفا جو فعلاتن ی کہ جوبا فعلاتن وہارا فعلاتن
کے اک ۱۱ مفعولن م یبتا فعلاتن ہ چپارو فعلاتن *
رہل مدس مجنون مشعش مقصور

مثال

فاعلاتن فعلاتن فعلان *

داغ ہے دل سینہ میں آتش ہے آہ آہ ایک شعلہ سرکش ہے آہ
داغ دل سے فاعلاتن نہ میں آتش فعلاتن ہے آہ فعلان آہ اک شمع فاعلان کہ
سرکش فعلاتن ہے آہ فعلان *

سریج

بحر سرریج

بعضی سرعت یعنی جلدی پڑھا جائے اس بحر کو اکثر مزاحف استعمال کرتے ہیں یعنی

۱۔ یہ ایک رکن مجنون ممکن ہے ۲۔ اس بحر کا نام اور مثال دونوں غلط ہیں۔ اس کا نام رہل مدس مجنون
مقصود ہے۔ مومن خان سے کیا نگا دست دلارام سے ہاتھ ۳۔ دل گیا ہاتھ سے اور کام سے ہاتھ ۴۔ کا
نگا دس فاعلاتن ت دلار فاعلاتن م سے ہات فاعلان

زفاف کے ساتھ اور سالم استقامت نہیں کرتے (یہ بحر فارسی میں اٹھارہ طرح سے متعل ہے)
بحر سرچ مطوی موقوف

سرچ

مفتعلن مفتعلن فاعلان * مثال

کیا کروں تشخیص کا اُسکے بیان مُنہ میں ہوئی جاتی ہے ساکت زبان
کا کر تَش مفتعلن خِیص ک اُس مفتعلن کے بیان فاعلان مُنہ م ہُئی مفتعلن جات ہ
سا مفتعلن کت زبان فاعلان *

بحر سرچ مطوی مکشوف (یہ بجائے موقوف کے بھی آ سکتی ہے)

سرچ

مفتعلن مفتعلن فاعِلین مثال

نزل سے ایک شخص کو تھا دوسر لائی قضا اُس کے تئیں اُس کے گھر
نزل سے اک مفتعلن شخص گنا مفتعلن در دوسر فاعِلین لای قضا مفتعلن اُس ک تئی
مفتعلن اُس ک گر فاعِلین *

واضح ہو کہ عروض میں فاعلان اور ضرب میں فاعِلین لانا درست ہے مثال اوپر
بیان ہو چکی *

اور اس بحر میں دو وزن بھی ہو سکتے ہیں یعنی ایک مصرع تو مفتعلن مفتعلن فاعِلین کا
اور دوسرا مصرع مفتعلن مفتعلن فاعِلین یا فاعلان کا جیسے ۵

چہرہ روشن نہیں کچھ خور سے کم لب نہیں کچھ اُس کے گوہر سے کم
چہرہ روفتعلن شن نہ کچ مفتعلن خرس کم فاعِلین لب نہ کچ مفتعلن اُس کے کو مفتعلن
ہر س کم فاعِلین - (مفعولن مطوی مسکن متعلن کا ہے ۱۲ شادان بگلامی)

اور کبھی یہ دو وزن برابر آ جاتے ہیں یعنی ایک مصرع ایک وزن پر اور دوسرا دوسرے

۱۵ صدر و حشو دونوں مسکن کا ایک نہک ذکر نہیں آیا جیسا کہ مثال میں ہے پھر ”یہ“ کا اشارہ نہ معلوم کس
طرف ہے ۱۲ شادان بگلامی -

وزن پر جسے

اُس کے چہرہ پر کب ہے عرق ہے وہ مہ نو کے قریب اب شفق
اُس کے چہ مفعولن رہہ پر کب مفعولن ہے عرق فاعلن ہے وہ مہ مفعولن نوک قری مفعولن
بب شفق فاعلن *

بحر سرلیج مطوی مقطع مجذور

سرلیج

مفعولن فاعلن

نالہ ہمارا ہے موزون سنگ کو بھی کرتا ہے خون
نالہ ہما مفعولن را ہے مفعولن زون فاعلن سنگ کو بھی مفعولن کرتا ہے مفعولن خون فاعلن +
واضح ہو کہ اس وزن مجذور میں منخور بھی آتا ہے جیسے مفعولن فاعلن +

مثال

عشق کا دیوانہ ہے دل ابرو سے اُس کے جان بھل
عشق کا دی مفعولن دانہ ہے مفعولن دل فاعلن ابرو سے اُس مفعولن کے جان بس مفعولن مل فاعلن +
سرلیج منجبون مکشوف

سرلیج

مستفعلن مستفعلن فاعلن

مثال

اے دل نجا زلفوں میں اُس صنم کے ہر چین اُس کی قید ہے ستم کی

۱۵ اس وزن میں کوئی رکن مقطع نہیں بلکہ حشو مطوی مسکن بروزن مفعولن ہے جس کو مولف نے یا کاتب نے
فعلون لکھا ہے۔ اور عروض ضرب کو مجموع بھی کہنا غلط ہے کیونکہ جمع کی تعریف ہی غلط ہے مفعولات میں سے اسباب کے
گرانے سے تلے مفعولات ساکن کیونکہ ہوجائے لہذا مفعولات سے فاعل سلم مقصور ہے ۱۲ شادان بگرامی
۱۶ منخور کو بھی سلم مخذوف کہنا چاہئے مولف کتاب ہلنے نحر کی تعریف زما فاعلن میں نہیں لکھی اور یہاں ذکر نحر کرتے
ہیں صرف اس کتاب کا دیکھنے والا نحر کو کیونکہ سمجھے۔ نحر کی صحیح تعریف اجتماع سلم مخذوف ہے ۱۲ شادان بگرامی
۱۷ اس کی تقطیع یوں بھی ہو سکتی ہے عشق فاعلن کبریا فاعلن نہ ہے فعلن دل فاعلن اس صورت میں یہ بحر
نقار ب مثنیٰ اثرم مقبوض مقصور محقق ہوگی ۱۲ شادان بگرامی

۱۔ دل نجا مستفعلن زلفوم اس مستفعلن صنم کی فعلوں + ہر چین اس مستفعلن کی قید ہے
مستفعلن ستم کی فعلوں + اس بحر کو رجز مسدس مقطوع مخبون کہنا زیادہ مناسب ہے ۱۲
شادان بگرا می)

بحر منسرح بمعنی کپڑے اتارنے کے ہیں

منسرح

اس میں جو اختصار ہو بہت ہو سکتا ہے اس واسطے یہ نام رکھا گیا حتی کہ مستفعلن
مفعولات وزن ایک بیت کا عرب میں قرار دیا گیا ہے مگر فارس اور ہند میں اس بحر کو سالم
اور مسدس استعمال نہیں کرتے۔ (وزن سالم اس بحر کا مستفعلن مفعولات چار بار ہے) یہ بحر
فارسی میں بس طرح مستعمل ہے۔ شادان
بحر منسرح مطوی مکشوف لے

منسرح

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن +

مثال

یارو کھاتا ہے رُخ تاب کسے دید کی حضرت موٹی بھی یہاں دعوے سے خاموش ہیں
یارو کا مفتعلن تاہ رُخ فاعلن تاب کسے مفتعلن دید کی فاعلن حضرت مو مفتعلن لے
بیا فاعلن دعوے خام مفتعلن موش ہیں فاعلن +
منسرح مطوی مکشوف لے

منسرح

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات +

مثال

حضرت دل ہم تھیں کتے نہ تھے یار یار طرہ خوبان کی قید سخت ہے دشوار ہے

۱۔ مولف نے خود ہی بیانِ رفاقات میں کسف بسین مہمہ اور کشف بشین مجھ کو ایک قرار دیا ہے اور یہاں
فاعلن کو مطوی مکشوف اور فاعلات کو مطوی مکشوف کہتے ہیں ۱۲ شادان بگرا می
۲۔ عروض و ضرب مطوی موقوف ہے نہ مکشوف ۱۲ شادان بگرا می

حضرت دل مفتعلن ہم تمے فاعلن کہتے ن تے مفتعلن یار یار فاعلات *
 طرہ خوشفتعلن باکی قید فاعلات سخت ہ و ش مفتعلن دار ہے فاعلن *
 واضح ہو کہ اس بحر میں اختلاف زحافات، دونوں مصرع میں جائز ہے جیسے شعر
 ذیل میں *۔

حال دل خستہ آہ میں نے جو ان سے کہا تو بولے یہ چپ ہی رہ سُننے کی طاقت کہا
 اس میں مصرع اول اس وزن پر ہے مفتعلن فاعلان مفتعلن فاعلن اور دوسرا
 مفاعِلن فاعلن مفتعلن فاعلان *۔

حال دے مفتعلن حسرت ہ ا فاعلان میں سے رِجُ اُن مفتعلن سے کہا فاعلن *
 ت بول یہ مفاعِلن چپ ہ رہ فاعلن سن رِکِ ط مفتعلن قُت کہاں فاعلان *
 منسرح مطوی مکشوف منخور مجذوع

مفتعلن فاعلن مفتعلن فع مثال

کان ہیں اُس کے زبس نالوں سے مملو حال دل زار کب کرتا ہے مسموع
 کان ہ اُس مفتعلن کے زبس فاعلن نالُ سِ م مفتعلن کُوفع حال دے مفتعلن تہا ر
 کب فاعلن کرت ہ م مفتعلن موع فاع *۔

واضح ہو کہ مصرع اول میں فع ا صلم مخذوف ہے اور مصرع ثانی میں فاع ا صلم مقصور *۔

(شادان) منسرح مسدس مطوی منسرح
 مفتعلن فاعلات مفتعلن *۔

مثال

نالہ دل نار سا ہے یار تنک اپنی پہنچ کب ہے گلزار تنک
 نالہ دل مفتعلن نار سا ہ فاعلات یار تنک مفتعلن اپنی پہنچ مفتعلن کب ہ گل رِ
 فاعلات ذار تنک مفتعلن *۔

منسرح مسدس مطوی مقطوع

مفتعلن فاعلات مفعولن *

مثال

حالت دل کیا کہوں میں مہرو کو لوگوں نے بہکا رکھا ہے بد خو کو
حالت دل مفتعلن کا کہوم فاعلات مہرو کو مفعولن لوگ ن بہ مفتعلن کار کا ہ
فاعلات بد خو کو مفعولن *

بحر مضارع بمعنی مانند

مضارع

واضح ہو کہ یہ بحر مضارع مثل بحر منسرح کے ہے کیونکہ منسرح میں مفعولات میر
وتد مفروق ہے اور اس بحر مضارع میں فاع لاتن منفصل بھی اوپر وتد مفروق کے
شامل ہے اور ذیل بن احمد جو واضح فن ہے کہتا ہے کہ اس نے اس بحر کا نام بوجہ
مشابہت بحر ہزج کے مضارع رکھا ہے اس بحر کو بھی سالم استعمال نہیں کرتے بلکہ
مراحف (اصلی وزن اس کا مفاعیلن فاع لاتن چار بار ہے اور اکتالیس طرح مستعمل ہے
شادان بحر مضارع مثنیٰ خرب

مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن *

مثال

شور جنوں ہمارا آخر کو رنگ لایا جو دیکھنے کو آیا ہاتھوں میں سنگ لایا
شور سے ج مفعول نو ہمارا فاعلاتن آخر ک مفعول رنگ لایا فاعلاتن *
جو دیکھ مفعول نے ک لایا فاعلاتن ہاتھوں مفعول سنگ لایا فاعلاتن *

نہیں دیکھنے کو آیا ہاتھوں میں سنگ لایا
شور سے ج مفعول نو ہمارا فاعلاتن آخر ک مفعول رنگ لایا فاعلاتن *

اس بحر کو صرف خرب کہنا غلط ہے کیونکہ خرب کف و خرم کے اجتماع کو کہتے ہیں اور خرم صدر وابتداء سے مخصوص
لہذا کہیں دم در اصل فاعلات مفاعیل مکفوف تھے جب ان میں تخیق لائے تو فاعلات م فاعیل ہو اچسکا وزن ثانی
فاعلاتن مفعول ہے۔ اس کے اسکا نام مضارع مثنیٰ خرب مکفوف بحق چاہئے۔ شادان بلاغی

مضارع

مضارع مثنیٰ اُخرب مکفوف مقصور

مفعول فاعلات مفاعیل فاعل لان *

مثال

تیرے ہی دیکھے کو نہ آئے جو کام چشم تو زخم چہرہ پر ہے کہ اُس کا ہے تمام چشم
 تیرے و مفعول دیکھنے لگ فاعلات نہ آئے جو مفاعیل کام چشم فاعلان *
 تو زخم مفعول چہرہ پر ہے فاعلات کہ اُس کا مفاعیل تمام چشم فاعلان *
 عارض ہو کہ بجائے فاعلان کے فاعلان بھی آ سکتا ہے اور بجائے فاعلات کے فاعلان
 سالم اور بجائے مفاعیل کے مفعول کام میں لانے سے بھی شعر ناموزون نہیں ہوتا مثلاً *
 ظاہر ہے اپنی سوزش دل سے کہ آفتاب محشر کے روز اپنے چہرہ ہے داغ کا
 ظاہرہ مفعول اپنی سوزش فاعلاتن دل سے کہ مفعول آفتاب فاعلان *
 محشر کا مفعول روز اپنے فاعلاتن چہرہ مفعول داغ کا فاعلان *

مضارع

مضارع مثنیٰ مکفوف مقصور

مفاعیل فاعلان مفاعیل فاعلان *

مثال

جو اس میں ہے کب ہے نہ ہر دلا دیکھ مار میں نجا زلف یار میں نجا زلف یار میں
 ج اس ہے مفاعیل کب نہ ہر فاعلان دلا دیکھ مفاعیل مار میں فاعلان *
 نجا زلف مفاعیل یار میں فاعلان نجا زلف مفاعیل یار میں فاعلان *

مضارع

مضارع مسدس اُخرب مکفوف

مفعول مفاعیل فاعلاتن *

اسے اس صورت میں ایک فاعلاتن خستہ سے کم ہوا حال تک مجزویں ایک کن آخر سے کم کہتے ہیں اس لیے زن
 قریب میں اُخرب مکفوف سالم الخوض والضرب ہے نہ بحر مضارع ۱۲ شادق بلگرامی + (ریہ بحر فارسی سے مخصوص ہے)

مثال

شکوہ ہے کسی کا نہ ہم کو اے دل دے بیٹھے جان اس کو اتو اے دل
شکوہ مفعول کسی کا نہ مفاعیل ہمیں اے دل فاعلاتن مے بیٹھے مفعول جاؤں ک
مفاعیل اب بٹ اے دل فاع لاتن +

مضارع مسدس اُخرب مقصور

مضارع

مثال

مفعول فاعلاتن مفاعیلن +

دیتی ہے زلف یار ہمیں دھوکا

دیتی مفعول زلف یار فاعلاتن ہے دو کا مفاعیلن +

واضح ہو کہ جب مضارع کو مخبر دکتے ہیں یعنی کوئی جزو اُس کا گرا دیتے ہیں تو
رکن فاع لاتن کا گرا دیتے ہیں نہ رکن مفاعیلن کا + (یہ صحیح ہے مگر آخر سے حذف
کرتے ہیں نہ خشوبے جیسا کہ مولف نے مضارع مسدس اُخرب مکفوف میں کیا ۱۲ شادان بگرائی
بحر محبت

محبت

واضح ہو کہ اجتثاث کے معنی جڑ سے اکھاڑنے کے ہیں غرض یہ کہ بحر بحر خفیف سے

اجتثاث کی گئی ہے کیونکہ بحر خفیف کی اصل فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن ہے اور بحر محبت
کی مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن ہے گویا بحر خفیف کے مستفعلن کو جڑ سے اکھاڑ کر محبت
مسدس میں مقدم رکھا +

یہ بھی واضح ہو کہ دراصل مسدس ہے اور مثنیٰ استعمال میں ہے (اصل اس بحر کی
مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن دائرہ میں ہے اور پندرہ طرح مستقل ہے ۱۲ شادان بگرائی)
معلوم کرنا چاہئے کہ شعرائے عجم اس بحر کو مسدس و مثنیٰ استعمال کرتے ہیں مگر
شعرائے عرب اس کو مسدس اور مربع بھی استعمال کرتے ہیں +

بحر محبت مثنیٰ مثنیٰ

محبت

مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن +

مثال

ہے زخم دل سے گل تر کو آرزو طراوت اور اپنے اشک سے ابر ایک جو طراوت
ہے زخم دل مفاعیلن سے گل تر فعلاتن ک آرزو مفاعیلن بے طراوت فعلاتن اور
پن اش مفاعیلن کس ہے اب فعلاتن ر ایک جو مفاعیلن بے طراوت فعلاتن +
بحر محبت ثنبون مقصور

مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فعلان +

مثال

مری نظر میں تو کم حور خلد سے تو نہیں سجاؤں گاتیرے کوچہ کو چھوڑ سوسے جنان
مری نظر مفاعیلن بہت کم حو فعلاتن خلد سے مفاعیلن ت نہیں فعلان سجاؤں گکا
مفاعیلن تیرے کیسے فعلاتن ک چوڑ سو مفاعیلن ٹی جنان فعلان +
واضح ہو کہ فعلان عین کسور کے عوض فعلان عین کے سکون سے اور فعلان
کے کسور اور سکون سے بھی درست ہے +

مثال

چمن میں صبح جب اُس جنگجو کا نام لیا صبا نے تیغ کا آب رواں سے کام لیا
کبھونہ ان کو میں دیکھا تلاش دینا میں کبھونہ شکر تردد سے کوئی کام لیا
چمن میں صبح جب اُس جن فعلاتن گ جو ک نام مفاعیلن م لیا فعلان
صبا نے مفاعیلن غ ک آہے فعلاتن روا سے کام مفاعیلن م لیا فعلان کبھونہ اُن
مفاعیلن ک م دیکھا فعلاتن تلاش دن مفاعیلن یا میں فعلان کبھونہ نک مفاعیلن
رتہ دو فعلاتن س کو نکا مفاعیلن م لیا فعلان +
واضح ہو کہ پہلے شعر میں عروض اور ضرب فعلان عین کے کسور سے اور دوسرے شعر
میں عروض فعلان عین ساکن سے متعل ہو رہا ہے +

معلوم ہو کہ حشو میں بجائے فعلاتن کے مقولین بھی درست ہے۔ بزواف تسکین اوسطا

مثال

حضور داغ سوزان ہے آفتاب نجل اور اشک بھی ہے رنگ شراب نایب نجل

اس شعر کے حشو میں نئے سوزان ہر وزن مقولین ہے *

بحر خفیف

اس واسطے کہتے ہیں کہ اس میں ہر کن میں سبب نے وقت مجموع کو احاطہ کر لیا ہے

الفاظ الجملہ ارکان ہلکے ہو گئے یا جو وہ سبب خفیف وقت مجموع کو محیط ہیں گویا سارے ارکان

کے سبب خفیف ہیں۔ راجحی وزن فاعلاتن مستفعلین فاعلاتن دوبارہ ہے۔ یہ بحر مسئلہ

الاصل ہے اور تینیں طرح متصل ہے ۱۲ شادان بگرامی

بحر خفیف مسدس مخبون

مثال

یارمہ رو کو دیکھ کر نہ رہا دل ہاتھ سے اُسکے آہ اب نہ بچا دل

یارمہ رونا علتان ک دیک کر مفاعیلن نہ رہا دل فعلاتن مات سے اُس فاعلاتن کب

آہ اب مفاعیلن نہ بچا دل فعلاتن *

بحر خفیف مسدس مشقت مشور

مثال

ہائے وہ شوحیے و فابے مہر نرگسی چشم و گل رخ و مہر چہر

ہائے وہ شوقا علتان خ بے وفا مفاعیلن بے مہر فعلات نرگسی چشم فاعلاتن م گل رخو

مفاعیلن مہر چہر فعلاتن * (یہ بحر مخبون مقصور ہے نہ مشقت ۱۲ شادان بگرامی)

بحر خفیف

فاعلاتن مفاعیلن فعلن (یہ بحر خفیف مسدس مخبون مخدوف ہے ۱۲ شادان بگرامی)

یہ شعر بحر خفیف مسدس مخبون ہے

یہ شعر بحر خفیف مسدس مخبون ہے

مثال

بے زبان ہے بدہ زبان سوسن اس جہن میں کسے مجال سخن
بے زبان ہے فاعلاتن بدہ زبان مفاعیلن سوسن فاعلن اس جہن مے فاعلاتن کسے مجا
مفاعیلن سخن فاعلن *

بکر مقتضب

مقتضب

مقتضاب کے معنی ایک پلیز میں سے دوسری چیز کا نکالنا ہے اور بکر مقتضب بکھرنے
سے نکالی گئی ہے اس طرح پرکہ بکر منسرح مستفع من مفعولات مستفع من مفعولات ہے اور بکر
مفعولات مستفع من مفعولات مستفع من ہے پس دونوں کے ارکان ایک ہی ہیں مگر فرق
ترتیب میں ہے (اصل وزن مفعولات مستفع من متفعیلن ہے اور نوحہ یہ بکر متعل ہے)

مقتضب

مقتضیب مثن مطوی

شادان

فاعلاتن متفعیلن فاعلاتن متفعیلن *

یار بیوفا سے ہمیں شوخ دل رہا سے ہمیں کب امید وصل ہوئی کب امید وصل ہوئی
یار بیوفا فاعلاتن فاس ہے متفعیلن شوخ دل فاعلاتن یاس سے ہمیں متفعیلان *

کب امید فاعلاتن وصل ہوئی متفعیلن کب امید فاعلاتن وصل ہوئی متفعیلان *

مقتضب

مقتضیب مثن مطوی مقطوع

فاعلاتن مفعولن فاعلاتن مفعولن * مثال

ہائے یہ نصیب اپنے جس کی وہ تمنا تھی بعد مرگ بھی خاک پر نہ آنکا!

ہائے بین فاعلاتن صیب اپنے مفعولن جس کی وہ فاعلاتن من ناتی مفعولن *

بعد مرگ فاعلاتن بی کا ہی مفعولن خاک پر نہ فاعلاتن آنکا مفعولن *

بکر کمال

بکر کمال

اس کو کمال اس واسطے کہتے ہیں کہ یہ اپنی حالت اصلی پر ہے

پے بافعولن م کثرت فعلن ج یکنوعون ! ئی فعل تنے کی فعلن زمی سافعلن ری وپر
فعولن ہ ئی فعل *

مقارب منن مقبوض ام

فعولن فعلن فعلن فعلن * مثال آئندہ بھی اس وزن کی نہیں ہے۔ ایک مثال یہ
ع دعلے دارم سحرگہ بر لب سراسر جرم بھل کن یارب
دعلے فعلن۔ دارم فعلن۔ سحرگہ فعلن۔ بر لب فعلن ۱۲ شادان بلگرامی

مثال آئندہ کے وزن کا نام دوبار مقبوض محقق ہے۔ اصل وزن آٹھ بار فعلن ہے۔
جب رکن اول قبض اور رکن دوم میں تخیق کی تو فاعل فعلن بروزن فعلن فعلن ہوا۔
دوبارہ رکن اول میں قبض کیا تو فاعل فعلن ہو گیا۔ یہی عمل ہر دو رکن میں آخر تک ہوتا
رہیگا۔ تو فاعل فعلن فعلن دوبار ہو جائیگا ۱۲ شادان بلگرامی۔

مثال

یہ عشق اب کیا بسا ہے دل میں کہ بحر خون بہ رہا ہے دل میں
یہ عشق فعلن اب کا فعلن بسا فعلن دل میں فعلان کہ بحر فعلن خو بہ فعلن سٹا
فعلن دل میں فعلان (اس مثال میں عروض و ضرب محقق مسبق ہیں ۱۲ شادان بلگرامی)

مثال

واضح ہو کہ شعر نے اس وزن کو سٹولہ رکن پر بھی مستعمل کیا ہے۔

۱۱ کا تہیہ یہ لفظ ایسا بگاڑا ہے کہ کچھ پڑھا ہی نہیں جاتا۔ بشرط اس وزن میں صدود ابتدا و ختوم
وچہارم مقبوض۔ و عروض و ضرب و ختوا اول و سوم محقق ہیں اصل میں آٹھ بار فعلن ہے۔ جب پہلے رکن میں
قبض کیا تو فاعل ہوا پھر دوسرے رکن میں تخیق کی تو فاعل فعلن بروزن فعلن فعلن بسکون عین ہو گیا۔
یہی عمل ہر دو رکن میں ہو گا ۱۲ شادان بلگرامی۔

۱۲ شائد یہ لفظ آٹھم ہے کیونکہ اور سالوں میں بھی اس کا نام مقبوض انتم لکھا ہے اور یہ نام صریحاً غلط ہے
کیونکہ انتم در اصل حرم ہے جو حشو میں نہیں آتا ۱۲ شادان بلگرامی

کرو تو کل کہ عاشق میں نہ یوں کہو گے تو کیا کرو گے الم یہی ہے تو درد مند کہاں تلک تم دو اکڑ گے
کرو ت فعل و کل فعلن کہ عاشق فعل قی مے فعلن نہ یو ک فعل رو گے فعلن ت کا ک
فعل کرو گے فعلن الم یہی فعل ہی ہے فعلن ت درد فعل مند فعلن کہا ت فعل
ک کہ تم فعلن و د اک فعل رو گے فعلن +

واضح ہو کہ اس وزن کی ایک طرح اور بھی ہے کہ ایک رکن انکم مقبوض ہے اور
ایک سالم اس کو بھی سٹوہ رکن پر استعمال کیا ہے چنانچہ (یعنی فعل فعلن فعل فعلن فعل
فعلن فعل فعلن دوبار + شادان)

سرو خرامان ہے تیری تدبیر و کل تبھی ہے تیرے رخ پر عاشق شیدا والہ و صوا حیرت دل سے سوزش جان سے
واضح ہو کہ اس بحر کی اور بھی صورتیں ہیں مگر وہ مستعمل کم ہیں اس واسطے مذکور نہیں ہوئیں۔
مستدارک

اس بحر کو ابو الحسن خفص نے استخراج کیا ہے اور چونکہ متدارک کے معنی ملتے والے کے
ہیں اور یہ بحر مستخرج ہو کر قدیم پندہ بخود سے ملی اس واسطے اس کا نام بھی متدارک رکھا اور
احمد عروسی نے اس کا نام غریب یعنی نادر رکھا ہے۔

محر متدارک مثنیٰ سالم

مستدارک

فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعِلن + مثال

زُلف وُرخ خال و خط یار کا دیکھ کر

زُلف رُخ فاعِلن خال خط فاعِلن یار کا فاعِلن یک کر فاعِلن +

تاریخ وفات ناسخ از رشک بروزن فاعِلن آٹھ بار

رشک نے مصرع سال حلت کہا شعر گوئی اوٹھی لکھنؤ سے دلا

اس بحر میں پہلا رکن انرم - اور دوسرا جو تھا - چھٹا رکن مقبوض ہے اور تیسرا یا چوالیسوا رکن مقبوض مثنیٰ ہے۔
اور چھٹا رکن سالم ہے فاعِل یا فاعِلن کو انرم کہتے ہیں کیونکہ انرم مصدر و ابتداء سے خاص ہے ۱۲ شادان بلکائی
کے قطع اس شعر کی دہ ہے سرو فعل خراما فاعِلن ہے یہ فعل مذکر فعلن - اُرک فعل ل ت ربی فعلن ہے
یہ فعل رُمتے پر فعلن - و تیس علی ہذا الیو اتی ۱۲ شادان بلکائی -

واضح ہو کہ اس بکر کا ہڈال ہونا بھی درست ہے یعنی
 فاعلان فاعلن فاعلان فاعلن + رشتال کا وزن فاعلان فاعلن دو بار ہے۔ شادان

مثال

شب کو رشک زلف سے مہ کو رشک روے سے
 شب کو رشک فاعلان زلف سے فاعلن مہ کو رشک فاعلان روے سے فاعلن

مہ اور

متدارک مثنیٰ نمون

فعلن فعلن فعلن کسر عین سے یہ بھی سولہ رکن پرستمل ہو سکتا ہے۔

مثال

تیرے ہاتھوں سے کچھ میرے حق میں ذرا نہ بھلا ہی ہوا نہ بُرا ہی ہوا
 کہا تجھ سے رقیبوں نے گرچہ بُرا نہ بھلا ہی ہوا نہ بُرا ہی ہوا
 تیرے ہا فعلن تھوں سے کچھ فعلن میرے حق فعلن میں ذرا فعلن نہ بھلا فعلن ہی ہوا
 فعلن نہ برا فعلن ہی ہوا فعلن کہا تجھ فعلن سے رقی فعلن بونے گر فعلن چہ برا فعلن
 نہ بھلا فعلن ہی ہوا فعلن نہ برا فعلن ہی ہوا فعلن + رکل کتاب میں تحفیل حاصل قطع غے خارج

مہ اور

متدارک مثنیٰ نقطوع

فعلن فعلن فعلن (بیسکون عین) مثال رنجیون مسکن (سکا نام ہے ۱۲ شادان)

میں جو دیکھا مضطر دل کو ویسا پایا کب بسل کو
 میں جو فعل دیکھا فعلن مضطر فعلن دل کو فعلن ویسا فعل پایا فعلن کب بس فعلن مل کو فعلن
 واضح ہو کہ اس بحر کو صورت الناقوس بھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ ایک مرتبہ حضرت
 علی علیہ السلام نے آواز ناقوس سنی اور فرمایا کہ اس آواز سے حقاً حقاً حقاً پیدا

۱۔ یہ صورت ہڈال کی نہیں ہے بلکہ کوئی وزن متدارک کا نہیں۔ رل کھوف مخدوف کہیں تو سکتا ہے مگر متعل نہیں
 عہ (نوٹ) یہاں تک تصحیح کر بایا تھا کہ یہ کتاب ختم ہو گئی اور دوبارہ چھاپنے کی ضرورت ہوئی۔ اس
 تعجیل تھی اور مجھے فرصت نہ تھی۔ لہذا نقشہ اور چھ صفحے تصحیح سے رہ گئے۔ شادان بلگرامی

ہوتا ہے چونکہ وزن حَقًّا اور فَعْلُن کا ایک ہے لہذا اس بحر کا صوت الثا تو اس بھی نام رکھا۔
 قریب (پچیس وزن غریب کے متعل ہیں) بحر قریب^{۱۳}

اس بحر کو مولانا یوسف عروسی نے خلیل بن احمد کے ذیل سو برس کے بعد استخراج کیا ہے اور چونکہ اس کے ارکان بحر ہزج و مضارع کے ارکان کے قریب قریب ہیں۔ لہذا اس کا نام قریب رکھا اور بعض یہ کہتے ہیں کہ یہ بحر نسبت سولہ بحر سابقہ کے قریب عرصہ سے مستخرج ہوئی ہے۔ اس واسطے اس کو قریب کہتے ہیں اصل اسکی مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن ہے لیکن اس وزن میں اس کا استعمال نہیں ہوتا اس کو مزاحفہ ہی استعمال کرتے ہیں *

قریب اور بارہ اوزان متعل ہیں ۱۲ شادان) بحر قریب مکفوف

مفاعیل مفاعیل فاعلاتن * مثال

غبار آ کے تیرے دل میں پھرنے نکلا غبار ہم کو تیری طرف سے پھرنے آیا
 غبار آ کے مفاعیل تیرے دل میں مفاعیل پھرنے نکلا فاعلاتن غبار ہم کو مفاعیل
 تری طرف سے مفاعیل پھرنے آیا فاعلاتن *

اس تقطیع میں حرف بے مصرع اول میں اور حرف فے مصرع ثانی میں گر پڑے گا * (پھر) واضح ہو کہ اگر عروض اور ضرب فاعلات ہو تو یہ وزن مکفوف مقصور ہو جاوے گا اور بجائے فاعلات کے فاعلن بھی درست ہے اور یہ وزن مکفوف مخدوف ہو جاوے گا
 بحر جدید^{۱۴}

کہتے ہیں کہ بر جرہم نوشیروان کے وزیر نے اس بحر کو مستخرج کیا اور چونکہ یہ جدید استخراج ہوتی ہے لہذا اس کا نام جدید رکھا اور بعض اس کو بھی نادر کہتے ہیں اصل اسکی فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن ہے مگر متعل نہیں ہے * (اسکے چھ وزن متعل ہیں ۱۲ شادان)

بحر جدید مخبون

فعلاتن فعلاتن مفاعیلن *

مثال

تیرے قد سے ہے صنوبر بس اب نخل تیرے زلفوں سے ہمیشہ ہے شب نخل
تیرے قوسے فعلاتن ہے صنوبر فعلاتن بس اب نخل مفاعل تیری زلفوں فعلاتن سے
ہمیشہ فعلاتن ہے شب نخل مفاعلن +

بھر مشاغل

مشاغل

اس کا نام مشاغل اس واسطے رکھا کہ مشاغل کے معنی مانند کے ہیں اور یہ بحر مانند بحر
قریب کے ہے صرف فرق یہ ہے کہ بحر قریب میں فاعلاتن آخر میں آتا ہے اور اس بحر مشاغل
مقدم دو مفاعیلن پر ہے اصل اس کی فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن ہے مگر اردو میں کم مستعمل ہے
مگر مزخوف + (چار طرح مستعمل ہے ۱۲ شادان)

بحر مشاغل مکفوف مقصور

مشاغل

مثال

فاعلات مفاعیل مفاعیل +

بارغم کا اٹھانا ہی پڑا آہ داغ بھر کو کھانا ہی پڑا آہ
بارغم کا فاعلات اٹھانا ہے مفاعیل پڑا آہ مفاعیل داغ بھر فاعلات کھانا
ہے مفاعیل پڑا آہ مفاعیل +

واضح ہو کہ رے، بھر کی تقطیع میں متحرک ہو گئی +

بحر بیضا مثنیٰ مطبوعی

بیضا

مفعولن فاعلن مفعولن فاعلن + (گیارہ اوزان اس کی متعل ہیں ۱۲ شادان)

مثال

جان پہ کھلا ہوں میں میرا جگر دیکھنا جی نہ رہے یار ہے مجھ کو ادھر دیکھنا
جان پہ کھے مفعولن لاہوں میں فاعلن میرا جگر مفعولن دیکھنا فاعلن جی نہ رہی مفعولن
یار ہے فاعلن مجھ کو ادھر مفعولن دیکھنا فاعلن +

مدیر محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن * (اصل وزن فاعلاتن فاعلن چار بار ہے اور مخدول متعل

مثال مؤلفہ

اشک سے اپنے بہادوں تجکو گردوں تو سی آہ سے سینہ تراہاں چاک کردوں تو سی
اشک سے اپ فاعلاتن نے بہادوں فاعلاتن تجکو گردوں فاعلاتن تو سی فاعلن *
آہ سے ہی فاعلاتن نہ تراہاں فاعلاتن چاک کردوں فاعلاتن تو سی فاعلن *

طویل مشقن سالم

دیل

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن * مثال (اسکے سات وزن بتکف متعل ہیں ۱۲ مثلاً)

اتنا نہ بے ادب ہوں کہوں تو ادھر کو دیکھ میں تجکو دیکھتا ہوں تو چاہے جدھر کو دیکھ
اتنا نہ فعولن بے ادب ہوں مفاعیلن کہوں تو فعولن ادھر کو دیکھ مفاعیلن *
میں تجکو فعولن دیکھتا ہوں مفاعیلن تو چاہے فعولن جدھر کو دیکھ مفاعیلن *

دائر مشقن سالم

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن * یہ تتبع عرب بتکف چودہ وزن پر اس بحر کو لائے ہیں

مثال مؤلفہ

تجھے وحشت ہے سودا ہے نگر دلدار کی زلف پریشان کا کہ ہے حال پریشان سرسبز تیرے دل نگین و نالان کا
تجھے وحشت ہے مفاعلتن سودا ہے نگر مفاعلتن دلدار کی زلف مفاعلتن *
پریشان کا مفاعلتن کہ ہے حال پہ مفاعلتن پریشان سرسبز مفاعلتن تیرے دل غم
مفاعلتن گیس و نالان کا مفاعلتن * (اس شعر کی بھی یہ قطع مذکور نہیں۔)

۱۔ یہ وزن تو درل مخدوف کا ہے حامی سے دل زہرت آضم خون خود را میخورد جان و منت آضم چارہ نزن میرد ۱۲
۲۔ یہ تو زبردستی کی قطع ہوئی۔ اس شعر کا وزن فعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن ہے۔ شعر اس وزن کی مثال ہے
۳۔ یہ نگار بے کجا بہتا بخوبی نہ انیمش چہ گوئی کرا با شد بعشش صبور یہ ۱۲ شادان
۴۔ دافرقن سالم کی یہ مثال ہے۔ جامی سے چہ شد صفا کہ سوئے کسے بچشم رضا نمی نگری ۱۲ ز رسم حقا

مفعول مفاعیل مفعول فاعل پانچواں مفعول مفاعیل مفاعیل فاعل چھٹا مفعول مفاعیل مفاعیل فاعل ساتواں مفعول مفاعیل مفعول فاعل آٹھواں مفعول مفاعیل مفعول فاعل نواں مفعول مفاعیل مفعول مفعول محل دسواں مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول فاعل گیارہواں مفعول مفاعیل مفعول فاعل بارہواں مفعول مفاعیل مفاعیل فاعل ۴

اب تفصیل بارہ اوزان آخر کی لکھی جاتی ہے اول مفعول فاعل مفاعیل فاعل دوسرا مفعول مفعول مفاعیل فاعل تیسرا مفعول فاعل مفاعیل فاعل چوتھا مفعول مفعول مفعول فاعل پانچواں مفعول مفعول مفعول فاعل چھٹا مفعول فاعل مفاعیل فاعل ساتواں مفعول مفعول مفعول فاعل آٹھواں مفعول مفعول مفعول فاعل نواں مفعول مفعول مفعول فاعل دسواں مفعول مفعول مفعول فاعل گیارہواں مفعول فاعل مفاعیل فاعل بارہواں مفعول فاعل مفاعیل فاعل ۴

اب واضح ہو کہ ایک امراد باقی رہا یعنی علم قافیہ اور یہ علم بہت مشکل اور طویل ہے ملاحظہ فرمائیے یہ بیان کیا جاتا ہے کہ قافیہ لازمہ شعر کا ہے اور آخر مصرع یا شعر یا حکم اخیر میں ہوتا ہے آخر میں وہاں ہوتا ہے جہاں ردیف نہ ہو اور حکم اخیر میں وہاں جہاں ردیف ہوتی ہے اور قافیہ بے استقلال ہوتا ہے یعنی اُس کے حروف سوائے حرف یا حرکت اخیر کے بدلتے رہتے ہیں اور ردیف مستقل ہوتی ہے یعنی اُس کے کوئی حرف یا حرکت تبدیل نہیں ہوتی اس قدر بیان کافی متصور ہو گیا کیونکہ اگر مختصر بھی ہر ایک حرف قافیہ اور حرکات حروف قافیہ اور اوصاف روسی وغیرہ قافیہ اور تقسیم قافیہ بیان کیا جاوے تو ایک رسالہ جدا گانہ تیار ہو جاوے گا اور ردیف وہ کلمہ ہے جو بعد قافیہ کے مصرع یا شعر کے اخیر میں ہو اور لفظ ردیف اکثر متحد المعنی ہوتا ہے اور ایک لفظ اور چند الفاظ بھی ردیف میں آسکتے ہیں اسکا بیان طول طویل ہے لہذا مختصراً تحریر کر کے حوالہ بدیگر کتب و رسائل کرتا ہوں جو مشافہین ہونگے وہ ان میں تفصیل ملاحظہ فرمائیں ۴

تمام شد

مطبوعات و کان شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لاری روازہ لاہور

فریادِ موت - اردو اکثر اقبال	قیمت ۳۰	سر شریظ پوری تھپوری کی نشر بہت مشہور ہے
نالیہ یتیم	۲۰	سرور ملاحظہ فرمادیں - قیمت ۲۰
عروض سیفی	۳۰	مخزن اسرار نظامی - مشمولہ امتحان منشی فاضل
رباعیات ابوسعید ابوالخیر - مشمولہ امتحان		و ایم - حضرت نظامی گنجوی کی مشہور
منشی فاضل و ایم - قیمت ۲۰	۱۰	شعری ہے - کافہ سفید - قیمت ۱۰
انتخاب مخزن حصاؤل - رسالہ مخزن کی		گلدستہ محسن کوروی - قیمت ۶۰
پہلی نوبتوں کا انتخاب	۲۰	اردو ترجمہ مقامات حمیدی - مشہور امتحان منشی
انتخاب مخزن حصہ سوم - مجموعہ منامین شیخ		فاضل ارشاد ان بلگرامی قیمت ۲۰
مرخیس - مشمولہ امتحان منشی فاضل		غریبات نظیری - مشمولہ امتحان منشی فاضل
حصہ ۱۰۱ - ناری کورس	۳۰	نظیری نیشاپوری کا کلام - قیمت ۲۰
انتخاب مخزن حصہ دوم - رسالہ مخزن کی		شعری زہر عشق - مرزا شوق بکھنوی کی
دوسری نوبتوں کا انتخاب	۲۰	مشہور و معروف شعری - قیمت ۳۰
ابوالفضل - دفتر اول و سوم مشمولہ امتحان		اردوئے معلیٰ - ہر دو حصہ مضمیمہ مکمل مجموعہ
منشی فاضل قیمت ۲۰	۲۰	درختات اردو غالب
ترجمہ ابوالفضل دفتر اول از مولانا جہا حسین		حکیم نباتات - فارسی ڈرامہ مشمولہ امتحان منشی ۳۰
صاحب عنزیب شادانی رامپوری	۲۰	شکوہ ہند - مولانا حالی کی مشہور و معروف نظم ۲۰
قصائد قافی ردیف الفبائی مشمولہ امتحان منشی فاضل		چپ کی داد - مولانا حالی کی مشہور و معروف
تاریخ جہانگشاہی نادری - مشمولہ امتحان		نظم - قیمت ۲۰
منشی فاضل قیمت ۲۰	۲۰	مسدس حالی
		لغات اوج - حضرت اوج گیارہ کلام ۶۰

دی زیر عشق مرزا بشوق بکھنوی

شہور و معروف شہنوی

دو حصے معاً ہر دو حصہ ضمیمہ مکمل

ہندو و رقعات اردو غالب

یکم نباتات فارسی ڈرامہ لہو امتحان شاعری

سکھ ہندو ملانا حالی کی مشہور منظوم

پپ کی دوا

سید حالی

معا اوج حضرت اوج گیارہوی کا کلام

خلاصہ شعر العجم حصہ اول

حصہ دوم

حصہ سوم

حصہ چہارم

حصہ پنجم

دیوان حالی

مقدمہ دیوان حالی

طلوع اسلام وہ نظم جو ڈاکٹر صاحب نے

انجمن کے اونیورسٹی جلسے میں پڑھی

پیام شرق در جواب شاعر المادری گوشت

بزبان فارسی مجلد - از ڈاکٹر اقبال

المامون

قصائد ذوق

دیوان میر درد و شبلیہ امتحان نثر اول

ظہیر الاخلاق خلاصہ اخلاق خلی

شعر العجم حصہ اول از مولانا شبلی مرحوم

حصہ دوم

حصہ سوم

حصہ چہارم

حصہ پنجم

الفاروق از مولانا شبلی نعمانی

ترجمہ و شرح رباعیات ابوسعید ابوالخیر از مولوی عباد اللہ صاحب فتح

مولوی سید اولاد حسین شاداں بگرامی

مطالب الغالب - یعنی دیوان غالب اُردو کی جدید ترین و بہترین شرح از مولانا سہاج

عقد الالی بشرح اخلاق جلالی - از مولوی محمد الدین صاحب مختار پروفسر نیشنل کالج عہ

سرگزشت لفاظ از مولوی احمد الدین صاحب بی اے - الفاظ کی کہانی

ان کی اپنی زبانی مترادفات اور مطالعہ الفاظ پر محققانہ بحث قیمت فی جلد .. عا

پیشین کمپوزیشن از پروفسر علم الدین صاحب ایم اے فارسی اور مضمون نویسی

کے لئے بہت مفید ہے

مضامین فارسی ۵۲ مختلف مضامین بربان فارسی ان میں سے اکثر

وہ مضامین ہیں جو امتحان مثنوی فاضل میں آچکے ہیں طلباء کے لئے از بسہ

مفید ہے۔

ترجمہ غزلیات نظیری از پروفسر عنایت اللہ ..

المشا

شیخ مبارک علی تاجر کتب ہندوں بھارتی و مالاب

CALL No. ۲۹۱۶۲۳۵ ACC No. ۱۳۲۹۳
 AUTHOR کتب لال دیلوی
 TITLE کتب لال دیلوی

c. No. ۱۳۲۹۳
 Acc. No. ۱۳۲۹۳ ok No. کتب لال دیلوی
 s No. ۱۳۲۹۳ Book No. کتب لال دیلوی
 nor کتب لال دیلوی
کمر العروسی

Borrower's No.	Issue Date
17	

wer's No. 3015 Issue Date 06.11.53



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.

